- لبرلائزیشن کی وجہ سے ہر معاملے کو بازار کے حوالے کردیا گیا۔ نتیجتاً غیر مساویت اور مہنگائی میں اضافہ ہوا ہے۔

عزیز طلبہ، اس سبق میں ہم نے تبدیلی کے سماجی اور ثقافتی تعمل کی وضاحت حاصل کی۔ جس سے آپ ثقافت کاری اور مغربیت کے درمیان فرق واضح کرسکیں۔ ساتھ ہی گلوبلائزیشن اور لبرلائزیشن کے سماج پر ہونے والے اثرات دیکھ سکتے ہو۔ اب ہم ابلاغ وترسیل کے ذرائع اور سماج کے بارے میں اگلے سبق میں معلومات حاصل کریں گے۔

مشق

1. **مندرجہ ذیل سوالات کے تفصیل سے جواب لکھیے :**

(1) ثقافتی تبدیلی کا معنی بتا کر اُس کی خصوصیات بیان کیجیے۔

(2) ثقافت کاری کے تعمل کے پہلو اختصار کے ساتھ سمجھایئے۔

(3) مغربیت کے پہلو اختصار کے ساتھ سمجھایئے۔

(4) گلوبلائزیشن کی خصوصیات بتایئے۔

2. **مندرجہ ذیل سوالات کے نکات وار جواب لکھیے :**

(1) تہذیب کاری کی تعریف سمجھایئے۔

(2) مغربیت کا معنی سمجھایئے۔

(3) گلوبلائزیشن کی تعریف سمجھایئے۔

(4) لبرلائزیشن کے فوائد بتایئے۔

3. **مندرجہ ذیل سوالات کے اختصار کے ساتھ جواب لکھیے :**

(1) سماجی-ثقافتی تعمل کن باتوں کو دیکھنے-سمجھنے میں کارآمد ہیں ؟

(2) سماجی تبدیلی یعنی کیا ؟

(3) ثقافت میں کن باتوں کا شمار کیا جاتا ہے؟

(4) بااثر ذات کے معیار کیا ہیں؟

(5) لبرلائزیشن یعنی کیا ؟

4. **مندرجہ ذیل سوالات کے ایک جملے میں جواب لکھیے :**

(1) ثقافتی تبدیلی کے اہم ماخذ کیا ہیں ؟

(2) ماڈی ثقافت میں کن باتوں کو شمار کیا جاتا ہے؟

(3) غیر ماڈی ثقافت میں کن باتوں کا شمار کیا جاتا ہے ؟

(4) ثقافت کاری کا خیال کس نے پیش کیا ؟

(5) مغربیت کے تعمل کا آغاز کب ہوا ؟

(6) گلوبلائزیشن کو پیچیدہ تعمل کیوں کہا جاتا ہے؟

(7) لبرلائزیشن کا آغاز ہندوستان میں کس سال سے ہوا ؟

(8) مغربیت کا خیال سرینواس نے کس کتاب میں پیش کیا ہے؟

5. مندرجہ ذیل سوال میں دیے گئے متبادل میں سے صحیح جواب چن کر جواب لکھیے :

(1) سماجی تبدیلی یعنی ....

(الف) تشکیل میں تبدیلی (ب) فیشن میں تبدیلی (ج) غذا میں تبدیلی (د) ایک بھی نہیں

(2) ثقافت کے عناصر میں آنے والی تبدیلی یعنی ....

(الف) جغرافیائی تبدیلی (ب) ثقافتی تبدیلی (ج) سماجی تبدیلی (د) ایک بھی نہیں

(3) ثقافت کے اہم پہلو کتنے ہیں؟

(الف) 1 (ب) 2 (ج) 3 (د) 4

(4) ثقافت کاری کے لیے سری نِواس نے سب سے پہلے کس لفظ کا استعمال کیا تھا؟

(الف) مغربیت (ب) اسلام کاری (ج) برہمن کاری (د) ایک بھی نہیں

(5) ثقافت کاری کا خیال کس حرکت پزیری کے لیے استعمال میں لایا جاتا ہے؟

(الف) گروہی (ب) انفرادی (ج) نشیبی (د) ایک بھی نہیں

(6) مغربی فکر کے کن عناصر کا ہندوستان میں داخلہ ہوا؟

(الف) سیکیولرزم (ب) بشریت (ج) مساوات (د) یہ تمام

(7) تہذیب کا اختلاط کس تعمل سے ہوتا ہے؟

(الف) گلوبلائزیشن (ب) صنعت کاری (ج) نجی کاری (د) ایک بھی نہیں

(8) لِبر لائزیشن میں کن باتوں پر زور دیا جاتا ہے؟

(الف) صنعت - بیوپار (ب) سماج-تہذیب (ج) انسانی فلاح (د) ایک بھی نہیں

(9) مختلف ملکوں کے اقتصادی نظام، سماج اور ثقافت پر اثر ڈالنے والا تعمل کون سا ہے؟

(الف) مغربیت (ب) ثقافت کاری (ج) گلوبلائزیشن (د) اسلام کاری

سرگرمیاں

- آپ کے گاؤں میں ہونے والی سماجی-تہذیبی تبدیلی کا مشاہدہ کر کے احوال تیار کیجیے۔
- مغربی طرزِ زندگی کی تصویریں اکٹھا کر کے البم تیار کیجیے۔
- سیل فون اور انٹرنیٹ کے فوائد ونقصانات پر گروپ ڈسکشن کیجیے۔
- گلوبلائزیشن کی سماجی اثرات پر گروپ ڈسکشن کیجیے۔
- گلوبلائزیشن اور لِبر لائزیشن کے ذریعے ملنے والی اشیاء خدمات کی فہرست تیار کیجیے۔

●

6 عوامی ذرائع ترسیل (ماس میڈیا) اور سماج

تمہید

عزیز طلبہ، اِس سے پہلے کے سبق میں ہم نے دیکھا کہ عالم گیریّت (Globalisation) کے لیے ذرائع ترسیل میں انقلاب ضروری ہے۔ ترسیلی انقلاب ذرائع ترسیل کے ذریعہ واقع ہوتا ہے۔ اِن عوامی ذرائع ترسیل کے بارے میں ہم اِس سبق میں معلومات حاصل کریں گے۔

عزیز طلبہ، اِسکول میں گھنٹا بجتا ہے اور آپ کلاس میں جاتے ہو، آپ اُستاد کو سلام کرتے ہو تو اُستاد سلام کا جواب دیتے ہیں۔ آپ اخبار پڑھتے ہو، آپ فون پر بات چیت کرتے ہو یا آپ ٹیلی ویژن دیکھتے ہو، یہ سب ترسیل سے ممکن ہوتا ہے۔ ترسیل کو انگریزی زبان میں کومیونیکیشن (Communication) کہا جاتا ہے۔ کومیونیکیشن لفظ یونانی زبان کے لفظ Commun سے بنا ہے۔ ہندی زبان میں سنچار، سُوچنا، سنچار وَیوستھا، سَنسَرگ وغیرہ لفظوں کا استعمال ہوتا ہے۔ گجراتی زبان میں سندیشا وَیوہار، سنچار، پَرتِیایَن وغیرہ الفاظ استعمال کیے جاتے ہیں۔ انسانی سماج کی بنیادی ضرورتوں میں سے ایک بنیادی ضرورت ہو تو وہ ہے سنچار-ترسیل۔ ترسیل دو یا اُس سے مزید فریقین کے درمیان ایک ایسا داخلی عمل ہے جس میں پیغام دینے والے مادّی ذرائع کے ذریعہ دوسرے فریق پر داخلی یا خارجی اثر ڈالتا ہے۔ ترسیل کے عمل کا آغاز بچے کی پیدائش سے ہوتا ہے اور اُس کا خاتمہ انسانی زندگی کے خاتمہ کے ساتھ ہوتا ہے۔ اس طرح ترسیلی عمل انسانی زندگی کا جزوِ لاینفک ہے۔ اِس طرح کے ترسیل کے معنی، عمل، گروہ، عوامی ذرائع، گروہی ذرائع، اُس کے اثرات وغیرہ کے بارے میں ابتدائی معلومات حاصل کریں گے۔

ترسیل کی تعریفیں :

ترسیل کی تعریفیں حسبِ ذیل ہیں :

ایڈوَرڈ ایمری - ''ترسیل معلومات، خیالات اور رجحانات کو ایک فرد سے دوسرے فرد تک منتقل کرنے کا فن ہے۔''

وِڈیُٹ جوشی - ''فرد اپنے خیالات، جذبات، احساسات، خواہشات یا حواسِ خمسہ کے تجربات جیسے خودرخی ذہنی، غیر جسمانی باتوں کو زبان یا کسی اور بامعنی ذریعہ سے دوسرے فرد میں منتقل کر کے پہنچائے، اِس عمل کو ترسیل کہا جاتا ہے۔''

کیتھ ڈیوڈ - ''ترسیل سے مراد ایک فرد یا گروہ سے دوسرے فرد یا گروہ میں کوئی خبر یا جذبہ پہنچانے کا عمل۔''

مختصر یہ کہ ہم کہہ سکتے ہیں کہ ترسیل ایک ایسا ذریعہ ہے جس کے معرفت دو افراد یا گروہ کے درمیان باہم جذبات اور خواہشات کا لین دین ہوتا ہے۔ ترسیل کے دو دھارے ہیں جن میں ایک طرف پیغام بھیجنے والا پیغام بھیجتا ہے جبکہ دوسری طرف پیغام حاصل کرنے والا ردِعمل پیش کرتا ہے۔

ترسیل کی خصوصیات

(1) ترسیل ایک مسلسل عمل ہے :

ترسیل کے بغیر انسانی زندگی ممکن نہیں۔ مطلب یہ کہ انسانی زندگی کا جُزوِ لاینفک ہے۔ ترسیل کے بغیر ایک فرد دوسرے فرد کے جذبات سے باخبر نہیں ہوسکتا۔ ترسیل یا کومیونکیشن میں ہدایت، حکم، رہنمائی، مشورہ، رائے، تعلیم، ترغیب، محبت، احساسات وغیرہ کے حامل پیغام کی لین دین کا عمل مسلسل جاری رہتا ہے۔

(2) ترسیل دوطرفہ عمل ہے :

ترسیل میں دو افراد یا گروہوں کے بیچ پیغام کا لین دین ہوتا ہے۔ یہ مسلسل عمل دوطرفہ ہے۔ اس طرح پیغام دینے والا پیغام دیتا ہے۔ پیغام حاصل کرنے والا اُس پر ردِعمل پیش کرتا ہے۔

(3) ترسیل کے لیے ذریعہ لازمی ہے :

ترسیل میں دو افراد یا گروہوں کے درمیان انسان کی زبان، ہنسی، رونا، اشارہ، تاثرات، جیسے جذبات پہنچانے والے ذرائع یا اخبار، ریڈیو، ٹی وی، ٹیلی فون، موبائل جیسے مادّی ذرائع لازمی ہیں۔

(4) ترسیل ایک فطری خاصیت ہے :

ترسیل ایک پیدائشی خاصیت ہے۔ ترسیل کا آغاز پیدائش سے ہوتا ہے۔ مثلاً، نوزائد بچّے کو بھوک لگتی ہے اور وہ رونا شروع کرتا ہے۔ انسان کی بولنے، سننے کی، لکھنے کی مہارت حیوانات سے مختلف قسم کی ہے، لکھنے کی مہارت انسان کو منفرد بناتی ہے۔ اِس طرح ترسیل انسان کا ایک فطری تعمل ہے۔

(5) ترسیل سماجی تعمل ہے :

ترسیل جو دو افراد یا گروہوں کے درمیان ہونے والا تعمل ہے، اِس تعمل میں ترسیل کا پیغام یا علامتوں کے مفہوم سماج کے ذریعہ مقرر کردہ ہوتے ہیں۔ جیسا کہ فرد ہاتھ اونچا کرکے ہلائے تب سامنے والا فرد سمجھ لے کہ مجھے الوداع کہتا ہے۔

(6) ترسیل سائنس اور فن ہے :

سائنسی طریقہ سے ترسیل کی تکنیک کو ترقی دے کر ناظرین کو زیادہ معنی خیز پیغام دیے جاسکتے ہیں۔ اِس کے لیے مختلف قسم کے ساز وسامان، زبان، رقص اور تکنالوجی کے آلات جیسا کہ پاور پائنٹ پریزنٹیشن کا استعمال کیا جاسکتا ہے۔

ترسیل تعمل

ترسیل ہر انسانی سماج کی ناگزیر ضرورت ہے۔ ترسیل کے بغیر انسانی سماج کا تصور بھی کیا نہیں جاسکتا۔ ترسیل کا تعمل کئی پائدانوں سے گزرتا ہے، یہ پائدان حسبِ ذیل ہیں:

(1) اَوس گڈ اور وِلبر شریم کا ماڈل :

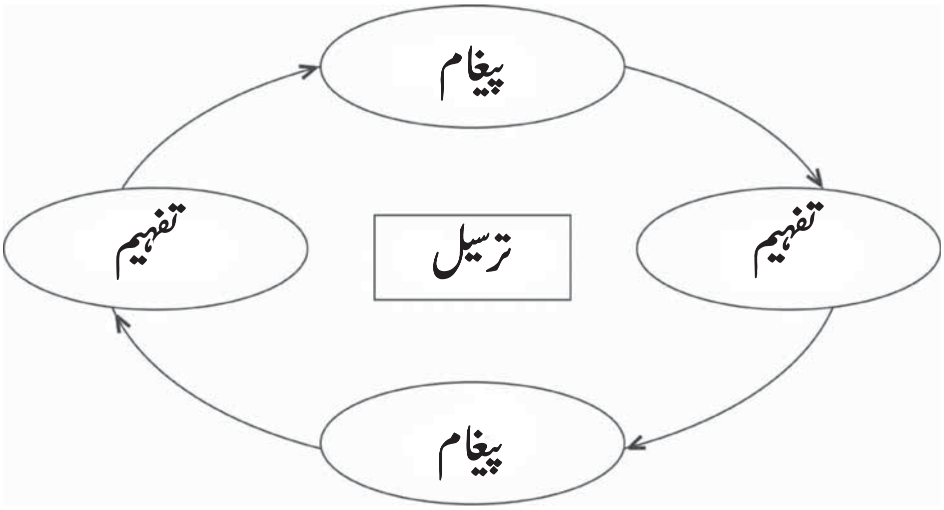

اَوس گڈ اور وِلبر کے مطابق لوگ جو پیغام پاتے ہیں، اُسے سمجھتے ہیں۔ جیسے ہی سمجھ میں آجائے پیغام کے معنی نکال کر جس سے پیغام حاصل کیا ہوا اُسے پیغام کا جواب لوٹاتے ہیں۔ اِس طرح پیغام کا مطلب نکال کر پیغام کے لین دین کا تعمل مسلسل جاری رہتا ہے۔

(2) ڈیوڈ بَرگو کا S.M.C.R. ترسیلی ماڈل :

Source - پیغام بھیجنے والا

Message - پیغام

Channel - چینل

Receiver - پیغام حاصل کرنے والا

ذرائع ترسیل کی قسمیں

ذرائع ترسیل

↓

- **عوامی ترسیل**
  - **جدید ذرائع**
    - **اِلیکٹرونک میڈیا**: ریڈیو–ٹیپ رِکارڈر، فوٹوگرافی –فلمیں، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر– اِنٹرنیٹ، موبائل – ٹیلی فون
    - **پرنٹ میڈیا**: اخبارات، کتابیں، رسالے، پیم پھلیٹ، بینر– ہورڈنگ
  - **روایتی ذرائع**: عوامی ادب، لوک سنگیت، کٹھ پتلی کا کھیل، بھوائی، لوک ناٹک
- **باہمی ترسیل**

ذرائع ترسیل کو مدّنظر رکھتے ہوئے دوقسمیں بنائی جاسکتی ہیں :

باہمی ترسیل : دو یا اُس سے زائد افراد یا گروہ کے درمیان ایک دوسرے کی براہ راست حاضری میں گفتگو، پیار، ہنسی، رونا یا کسی بھی طرح کا اظہار، کوئی اشارہ کرے یا تاثر ظاہر کرے اور ایک دوسرے پر اثر ڈالے اُسے باہمی ترسیل کہا جاتا ہے۔

عوامی ترسیل : وسیع انسانی گروہوں کومختلف تکنالوجی کے ذریعہ سے مختلف موضوعات پر پیغام پہنچانے کا کام ان عوامی ذرائع کے ذریعہ ہوتا ہے۔ بہت وسیع اور پیچیدہ گروہ میں تیز رفتاری کے ساتھ پیغامات پہنچانے کے لیے اخبارات، ریڈیو، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، موبائل، انٹرنیٹ وغیرہ کے ذریعہ عوامی ترسیل ممکن ہوتی ہے۔

عوامی ترسیل کے ذرائع کی بھی دوقسمیں بنائی جاسکتی ہیں :

(1) روایتی عوامی ترسیل کے ذرائع (2) جدید عوامی ترسیل کے ذرائع

(1) روایتی عوامی ترسیل کے ذرائع : زمانۂ قدیم سے بھارت میں روایتی عوامی ترسیل کے ذرائع کا چلن کم وبیش دیکھا جاتا ہے۔ عوامی ادب، لوک سنگیت، لوک ناچ یہ تینوں ہی بھارت کے مختلف علاقوں میں اپنی الگ پہچان رکھتے ہیں۔ مثلاً گجرات، سوراشٹر، کچھ علاقوں کی لوک کتھائیں، لوک کہانیاں، لوک گیت، دھرم کتھائیں، چھند، دوہے وغیرہ۔ عموماً کوئی بہادری کی کہانی، ستی کی کہانی، دھارمِک کہانی پیش کی جاتی۔ اِسی طرح راجستھان، گجرات میں بھوائی، اُتّر پردیش میں نوٹنکی، بنگال میں باؤل، مہاراشٹر میں بھارنڈ، مدھیہ پردیش میں پنڈوا جیسے لوک ناٹک کی انتہائی کشش دیہی عوام میں رہتی تھی۔ کٹھ پُتلی کا کھیل، کشتی کا کھیل اور مداری کا کھیل وغیرہ تفریح حاصل کرنے کے روایتی عوامی ذرائع ہیں۔ اِن ذرائع سے لوگوں کی تفریح کے علاوہ اخلاقی قدریں اور علم حاصل ہوتا تھا۔ آج کے زمانے میں جدید ترسیلی ذرائع کی ترقی سے وہ زوال پزیر ہیں۔

یہ روایتی ذرائع یوں تو باہمی براہ راست ذرائع تھے، اُن میں تکنالوجی کی کمی تھی، دیہی عوام کو سماجی، تاریخی، مذہبی واقعات کو لے کر تفریح کے ساتھ جذباتی اور

اخلاقی قدریں اپنی لوک کلا کے ذریعہ پیش کرتے۔ ٹیلی ویژن کی وجہ سے دیہی عوامی میں روایتی ذرائع تقریباً ختم ہوتے جا رہے ہیں۔

(2) جدید عوامی ترسیل کے ذرائع : اِن عوامی ذرائع کو دو حصّوں میں تقسیم کیا جا سکتا ہے :

(الف) پرنٹ میڈیا : اخبارات، کُتب، رسالے، پوسٹر، ہورڈنگ، پیمفلیٹ۔

(ب) الیکٹرونک میڈیا: ریڈیو، فوٹوگرافی، فلمیں، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، موبائل، انٹرنیٹ۔

اب ہم اِن دونوں قسم کے ذرائع ترسیل کی سمجھ تفصیل وار حاصل کریں:

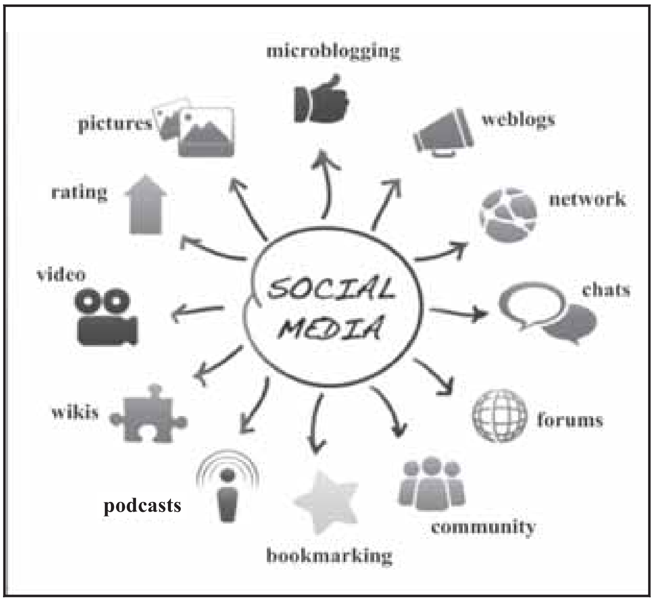

سماجی میڈیا

(الف) پرنٹ میڈیا :

جرمنی میں 1940 میں گُٹین بَرگ نے چھاپنے کی ٹیکنالوجی یعنی کہ چھاپہ خانہ کو ترقی دی۔ تب سے ایک ساتھ ہزاروں ایڈیشنوں میں چھپائی کا آغاز ہوا۔ شروع میں چھوٹے پیمفلیٹ کی شکل میں خبریں چھاپ کر اخبارات شروع کیے گئے۔ آہستہ آہستہ یہ اخبارات روزناموں کی شکل میں پیش ہوئے۔ اِس کے علاوہ اُس وقت ہاتھ سے لکھی کتابیں بھی چھپنے لگیں۔ اِس طرح ہم کہہ سکتے ہیں کہ ٹیکنالوجی اور مشینوں کے ساتھ جدید دور کا آغاز ہوگیا۔ بھارت میں روزناموں کا آغاز 18 ویں صدی کی آخری نصف صدی میں جنوری 1780 میں جیمس اگست ہا کی نے انگریزی زبان میں بنگال گزٹ کو ہفتہ وار کی شکل میں شائع کیا۔ بھارت کا سب سے پہلا روزنامہ کولکاتا گزٹ تھا۔ آزاد ہندوستان میں یُونائیٹیڈ نیوز آف اِنڈیا نام سے ایک کمپنی قائم کی گئی، اُس کا کام خبریں دینا ہے۔ 27 اگست 1947 میں پی ٹی آئی- پریس ٹرسٹ آف انڈیا(Press Trust of India) قائم کیا گیا۔ یہ اخبارات بین الاقوامی، قومی، علاقائی اور مقامی، چار سطح پر پیش ہوئے۔ جن میں مقامی سطح سے لے کر بین الاقوامی سطح تک کے تمام واقعات اور تفصیلات شائع کی جاتیں؛ لیکن جہاں ناخواندگی ہے وہاں یہ پرنٹ میڈیا کم اثر انداز ہوسکتے ہیں۔

اس کے علاوہ پرنٹ میڈیا میں درسی کتابیں، مذہبی کتابیں، ناوِل، شاعری، ڈرامے وغیرہ اہم کردار نبھاتے ہیں۔ آج کل کمپیوٹر سے جڑی ہوئی ڈِجیٹل ٹیکنالوجی کی وجہ سے بِیا پرنٹنگ ٹیکنالوجی ختم ہوگئی ہے۔ ڈِجیٹل ٹیکنالوجی کی وجہ سے مختلف قسم کے پرنٹرس، فوٹا کاپی کی مشینیں وغیرہ کے ذریعہ پرنٹنگ بہت آسان اور تیز رفتار ہوگیا ہے۔ ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، انٹرنیٹ، سمارٹ فون وغیرہ کی وجہ سے اخبارات، کتابیں، رسالے وغیرہ کے پڑھنے میں کافی حد تک کمی نظر آتی ہے۔

(ب) الیکٹرونک میڈیا :

اِلیکٹرونک عوامی ترسیل کے ذرائع اِلیکٹرونک میڈیا کے نام سے جانے جاتے ہیں۔ جن میں ریڈیو، فوٹوگرافی، فلمیں، ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، موبائل، سمارٹ فون وغیرہ شامل ہیں۔

(1) ریڈیو : ریڈیو کی ایجاد 1921 میں اِٹلی کے سائنسداں مارکونی نے کی تھی۔ ریڈیو نشریات کا سب سے پہلا مرکز انگلستان میں قائم ہوا۔ بھارت میں ریڈیو کی نشریات کا آغاز 1923 میں غیر سرکاری طور پر ممبئی میں کلب ریڈیو کے روپ میں ہوا۔ اِس کے بعد 1927 میں ریڈیو کا آغاز ممبئی اور کولکاتا میں دو سرکاری ٹرانس میٹروں کے قیام کے ساتھ ہوا۔ 1930 میں اِس ریڈیو اِسٹیشن کا انتظام اور کنٹرول سرکار کے ذریعہ کیا گیا اور اُسے اِنڈین براڈ کاسٹنگ سروِس (Indian Broadcasting Service) نام دیا گیا۔ 1936 میں یہ نام بدل کر آل انڈیا ریڈیو(All India Radio) کر دیا گیا۔ اُس کے بعد 1957 سے وہ بھارت میں آکاش وانی کے نام سے مشہور ہے۔ اُس کا نظم بھارت سرکار کی وزارت اِنفریشن اور براڈ کاسٹنگ کرتی ہے۔ موجودہ بھارت میں من جملہ 187 ریڈیو اسٹیشن اور 180 ریڈیو ٹرانس میٹر ملک کے 83% رقبہ اور 96% عوام کا احاطہ کرتے ہیں۔

بھارت کے ناقابلِ گزر اور دور دراز کے حصّوں میں ریڈیو موثر ذریعہ ہے۔ ریڈیو کے ذریعہ نشر کیے گئے پروگراموں کی وجہ سے زراعت، گلّہ بانی، ماہی گیری، مرغی خانہ جیسے پیشوں سے متعلق معلومات نے دیہی ترقی اور بدلاؤ لانے میں اہم کردار ادا کیا ہے۔ اس کے علاوہ نوجوانوں، خواتین، بچے، آدی باسی وغیرہ سے متعلق پروگرام نشر کیے جاتے ہیں، مختلف زبانوں میں خبریں، کامینٹری کے تفریحی پروگرام بھی نشر کیے جاتے ہیں۔ مختلف زبانوں میں خبریں-کامینٹری کے تفریحی پروگرام بھی نشر کیے جاتے ہیں۔ اگلے وقتوں میں ریڈیو رکھنے کے لیے لائسنس لینا ضروری تھا، اب ٹیکنالوجی میں انقلابی بدلاؤ کے سبب ایف۔ایم۔ (F.M.) ریڈیو آجانے کے بعد نشریات کے طریقہ کار اور پروگراموں کا روپ بدل گیا ہے۔

(2) فوٹوگرافی : امریکہ کے جیورج ایسٹ مین نے 1888 میں کوڈیک باکس کیمرہ ایجاد کیا۔ شروع میں کیمرہ رول کے استعمال کے ذریعہ بلیک اینڈ وہائٹ اور بعد میں رنگین فوٹوگرافی کی جاتی تھی۔ اب سمارٹ فون اور ڈجیٹل کیمرہ کے ذریعہ فوٹوگرافی کی جاتی ہے۔ سماج کے ہر مرحلے میں فوٹوگرافی کی اہمیت ہوگئی ہے۔

(3) سنیما : تصویروں کو حرکت دے کر مناظر دکھانے کے عمل کو سنیما کہتے ہیں۔ اِس سنیما کی ٹیکنالوجی ایجاد کرنے کا سہرہ تھامس آلوا ایڈیسن کے سر ہے۔ بھارت میں 7 جولائی، 1896 میں پہلی فلم دکھائی گئی۔ بھارتی فلموں میں دادا صاحب فالکے کا رول قابلِ ذکر ہونے کی وجہ سے اُن کے نام سے آج بھی بھارتی فلمی دُنیا کا مشہور اعزاز دیا جاتا ہے۔ بھارتی فلم ڈویزن کا قیام 1948 میں ممبئی میں ہوا۔ 1952 میں فلم سینسر بورڈ تشکیل دیا گیا۔ بھارت کی کسی بھی فلم کو منظرِ عام پر لانے سے پہلے اِس سینسر بورڈ کا سرٹیفکٹ دیا جاتا ہے۔ سماجی زندگی کے مختلف پہلوؤں کو فلموں میں دکھایا جاتا ہے۔ اِس لیے آج بھی بھارتی فلمی دُنیا سماج میں کشش کا مرکز بنی ہوئی ہے۔ آج سنیما کا رؤپ ملٹی پلیکس سنیما ہال کی شکل میں اُبھرا ہے؛ لیکن ٹیلی ویژن، کمپیوٹر، انٹرنیٹ، کامپیکٹ ڈِسک (سی.ڈی.)، ڈجیٹل ورسیٹائل ڈِسک (ڈی.وی.ڈی.) اور پین ڈرائیو کا چلن بڑھ جانے سے سنیما گھروں میں فلموں کی تعداد کم ہوتی جارہی ہے۔

(4) ٹیلی ویژن : ٹیلی ویژن آج کے دور کی چمتکاری اور بعید از تصوّر ایجاد ہے۔ اِس بصری-سمعی ذریعہ کی ایجاد 1926 میں انگلستان کے سائنسدان جوٗن ایل.بیئرڈ نے کی تھی۔ بھارت میں ٹیلی ویژن کا آغاز 15 ستمبر 1959 میں دہلی میں تجرباتی سطح پر ہوا تھا۔ 1972 میں ٹی.وی.مرکز کا آغاز ہوا۔ 1982 میں بھارت کی مہمان نوازی میں ایشیاڈ کھیلوں کا اہتمام کیا گیا۔ اِن کھیلوں سے رنگین ٹی.وی.کی نشریات کا آغاز ہوا۔ ٹی.وی.کا اہم مقصد دیہی ترقی، زرعی ترقی، تعلیم، عوامی بیداری کے لیے معلومات فراہم کرکے قومی ترقی حاصل کرنا تھا؛ لیکن 1985 کے بعد غیر سرکاری چینلوں کے داخل ہونے پر اُس کے تفریحی پروگراموں کا اثر پورے بھارت میں چھا گیا۔ آج 800 سے زائد چینلوں کے ذریعہ پروگرام نشر کیے جاتے ہیں۔ آج ٹی.وی. ہر خاندان کا ایک جزوِ لاینفک بن گیا ہے۔

(5) کمپیوٹر : آج کا دور کمپیوٹر کا دور ہے۔ جہون موچیل اور جے.پی. اِیکرٹ نے 1946 میں ڈجیٹل کمپیوٹر ایجاد کیا۔ کمپیوٹر ایک ایسا آلہ ہے جو معلومات قبول کرتا ہے، اُسے محفوظ کرتا ہے، اُس کا تجزیہ کرتا ہے اور مختلف شکلوں میں معلومات واپس لوٹا سکتا ہے۔ آج بھارت میں تمام شعبوں میں کمپیوٹر کا استعمال ناگزیر ہوگیا ہے اِس لیے کمپیوٹر کی تعلیم لازمی ہوگئی ہے۔

(6) انٹرنیٹ : اِنٹرنیٹ یعنی ایک عالمی جال ہے جو متعدد کمپیوٹروں اور موبائل کو باہم جوڑتی ہے جسے انٹرنیٹ نیٹ ورک بھی کہا جاتا ہے۔ اِس نیٹ ورک سے دوطرفہ معلومات کا لین دین ہوتا ہے۔ بھارت میں اِنٹرنیٹ کا آغاز 15 اگست 1995 کے روز ہوا تھا۔ فردِ اُنگلی کی نوک پر تمام دُنیا کے ہر پہلو کا علم حاصل کرسکتا ہے اور دنیا کے کسی بھی گوشے سے کوئی بھی معلومات بھیجنی ہو تو بھیجی جاسکتی ہے۔ ورلڈ وائڈ ویب (WWW - World Wide Web) اِنٹرنیٹ کمپیوٹر اور سمارٹ فون سے جڑ جانے سے تصور سے بالا استعمال ہونے لگا ہے۔ اِنٹرنیٹ پر معلومات یا خدمات دینے والے کمپیوٹر کو اِنٹرنیٹ سَروَر (Internet Server) کہتے ہیں۔ اِنٹرنیٹ پر دُنیا بھر کے ہزاروں سروَر ایک وسیع جال سے جڑے ہوئے ہیں۔ اس تشکیل کو ورلڈ وائڈ ویب (World Wide Web) کہتے ہیں۔ مختلف ویب سائٹوں کے ذریعے سے مختلف قسم کی معلومات پل بھر میں مل جاتی ہے۔ اِی-گورننس (E-Governance)، ای-بینکنگ (E-Banking)، اِی-شاپنگ (E-Shopping)، اِی-کامرس (E-Commerce) وغیرہ کا استعمال بڑھنے لگا ہے۔ اس کے علاوہ تعلیم، صحت، ریل وے، ہوائی سفر، تفریح وغیرہ میں اِنٹرنیٹ کا غلبہ بڑھتا جارہا ہے۔

(7) موبائل : بھارت میں 15 اگست 1995 کے روز موبائل کی خدمت کا آغاز ہوا۔ آج سمارٹ فون نوجوانوں کا مرکزِ کشش ہے۔ موبائل میں مختلف قسم کے ایپلی کیشن (Apps) کے ذریعہ معلومات اور تفریح آسانی سے اور بروقت حاصل ہوجاتے ہیں۔

عوامی ذرائع ترسیل- ماس میڈیا کے اثرات :

ماس میڈیا نے سماجی زندگی، تعلیم، صحت، معاشیات، فن اور کھیل کوٗد کے حلقوں میں اور نفسیاتی اور قومی اتحاد میں بڑا اثر ڈالا ہے جو حسبِ ذیل دیکھا جاسکتا ہے۔

(1) سماجی زندگی پر اثرات :

خاندان، شادی، ذات برادری، شفاقتی پہلو کے حوالے سے ماس میڈیا کے حسبِ ذیل اثرات پائے جاتے ہیں :

- **خاندانی زندگی پر اثرات :** ماس میڈیا کی وجہ سے خاندان شاہی کی جگہ فرد شاہی رونما ہوئی ہے۔ مرد یا بزرگوں کے اختیارات میں تبدیلی واقع ہوئی ہے۔ ماس میڈیا میں دکھائے جانے والے پروگراموں اور سیریل کا اثر خاندانی تعلقات پر پڑتا نظر آتا ہے۔ میاں بیوی کے تعلقات میں اختیار اور تابع داری کی جگہ یکسانیت اور رواداری اور آزاد خیالی بڑھتے جا رہے ہیں۔ خاندانی تعلقات میں جمہوری ماحول چھانے لگا ہے۔ مختلف ذرائع کے زیرِ اثر فراہم ہونے والی معلومات کی وجہ سے تعلیم کے کئی مواقع بڑھتے جا رہے ہیں جس کی وجہ سے بچے آزادانہ طور پر اپنی تعلیمی کارکردگی بنانے کے لیے اہل بنتے ہیں۔ لڑکی اور لڑکے کی پیدائش، بھید بھاؤ اور پرورش میں ماس میڈیا نے نئی بیداری پیدا کی ہے۔ ماس میڈیا میں دکھائے جانے والے اشتہارات کی وجہ سے خاندان میں الگ الگ افراد کو روزگار کے مواقع فراہم ہونے سے نقلِ مکانی کا عمل بڑھا ہے؛ لیکن میڈیا کی وجہ سے روز مرّہ کا ربط بھی برقرار رہتا ہے۔ ماس میڈیا نے خاندانی زندگی کی روایت پر مثبت اور منفی اثرات مرتّب کیے ہیں۔
- **نظامِ شادی :** ماس میڈیا نے شادی کے لیے رفیقِ حیات کے انتخاب میں خاندان کے بزرگوں کو ضمنی اور شادی کرنے والے لڑکے-لڑکیوں کو بنیادی جگہ دِلائی ہے۔ اِس لیے شادی سے پہلے ایک دوسرے سے ملاقات کے ذریعہ لڑکا-لڑکی کی عمر، دکھاوٗ، تعلیم، پیشہ، مزاج اور خاندان وغیرہ باتوں کو اہمیت دے کر رفیقِ حیات کا انتخاب کرتے ہیں۔ اِس طرح اپنے انتخاب سے سنِ بلوغ پر پہنچ کر شادی، بچہ شادی کی مخالفت، شادی میں جہیز نہ لیا جانا وغیرہ رجحان ماس میڈیا پیدا کر رہا ہے۔ اِس کے ساتھ شادی میں لڑکا-لڑکی کی خوبیوں سے زیادہ منڈپ یا دعوت کے تام جھام کے اخراجات میں اضافہ کرنے کی طرف رجحان بڑھ رہا ہے۔ شوہر-بیوی کی آپسی زندگی میں اگر موافقت نہ ہو تو تقدیر کا لکھا قبول کرنے کا تصوّر ختم ہوتا جا رہا ہے۔ یعنی کہ طلاق کے ذریعہ ازدواجی زندگی کا خاتمہ کر کے نئی زندگی کے لیے راہ کھولنے میں ماس میڈیا کا رول اہم رہا ہے۔
- **نظامِ ذات برادری :** ذات برادری کی فہرست، کھانے پینے کا نظم اور شہری اور مذہبی معذوری کے سلسلے میں گاندھی جی یا ڈاکٹر امبیڈکر کی چھوٗت چھات کے رواج کے خلاف لڑائی میں پرنٹ میڈیا نے بڑا اہم رول ادا کیا تھا۔ اِس کے بعد بھارت کے آئین اور قانون کے ذریعہ اِن امتیاز کو دوٗر کرنے میں ماس میڈیا مددگار ہوا۔ جدید میڈیا نے کھانا پینا، پیشہ اور شہری حقوق کے امتیازی رواج کو اُکھاڑ پھینکا ہے۔ لوگ بین الذات شادیوں کو بڑھاوا دے رہے ہیں۔ فرد یا خاندان پر برادری کی پکڑ کو کمزور بنانے میں ماس میڈیا کا رول اہم بنتا جا رہا ہے۔
- **ثقافت :** بھارتی سماج کئی مذہبی فرقوں کا ملک ہے۔ اِن فرقوں میں کئی رسوٗمات، عقیدے، ایمان، اوہام پرستی اور اندھی عقیدتمندی نظر آتے ہیں۔ جن میں ماس میڈیا کئی رسوٗمات، عقیدے یا اوہام پرستی کے بارے میں سائنسی معلومات دے کر عوام کو بیدار کرتا ہے۔ اِسی کے ساتھ یہ ذرائع عقیدے، اِنسانیت پسندی اور یوگ کی اشاعت بھی کرتا ہے۔ اِس کے علاوہ سال گرہ کے جشن، شادی کی سالگرہ، مختلف تیوہار یا میلوں کے جشن ماس میڈیا بڑے ٹھاٹھ باٹھ سے منانے کے لیے ترغیب دیتا ہے۔ لڑکی کی پیدائش کو خوش آمدید کرنے کے لیے میڈیا حوصلہ افزائی کر رہا ہے۔ موت کے موقعوں پر بھی طویل اور گہرے سوگ اور عجیب وغریب رواجوں کو صرف بِیسنا میں تبدیل کرنے کا کام اِس ماس میڈیا کے ذریعہ ہوتا ہے۔

(2) مادّی اشیاء کی پیداوار اور خدمات کی اشاعت :

پرنٹ میڈیا اور الیکٹرونک میڈیا طرح طرح کی اشیاء کی خریداری کی طرف کھینچنے کے لیے بار بار کے اشتہاروں کی وجہ سے لوگوں کو اِن چیزوں کی طرف کھینچنے اور اُن کی خریداری کرنے یا استعمال کرنے پر اکساتے ہیں۔ گھریلو استعمال کی چیزیں جیسا کہ اِلیکٹرک فریج، واشنگ مشین، مِکسر، کوٗلر، ویکیوٗم کلینر، واٹر پیوری فِکیشن اور الیکٹرونک کمپیوٹر، ٹیلی ویژن، موبائل، گھریلو ساز وسامان جیسا کہ ہیر آئل، صابن، پاؤڈر، ٹوتھ پیسٹ، گرم مسالے، کپڑا، فرنیچر، گاڑیاں، علاوہ ازیں بیما، بینک کی خدمات وغیرہ اشتہاروں کی وجہ سے عوام طرح طرح کی اشیاء سے واقف ہوتے ہیں اور انہیں انتخاب کرنے کا موقع ملتا ہے۔ اِس طرح ماس میڈیا اور نشر ہونے والے اشتہارات نے عوام میں نئی ضرورتوں کو پیدا کیا ہے۔ طرح طرح کی کمپنیاں اپنے صنعتی ساز وسامان سے متعلق اشتہاروں کے ذریعے عوام کو اُن کے تیار کردہ ساز وسامان کا استعمال کرنے کی طرف راغب کرتے ہیں۔ گاہک اُس چیز کو خریدنے کے لیے کشِش محسوس کرے اِس کے لیے ایک چیز کے ساتھ ایک چیز یا لبھاونی پیش کش، قسط وار ادائیگی طریقہ، یک مُشت ادائیگی، صِفر فی صد سوٗد جیسے عوامی اشتہار رات کے ذریعہ گاہکوں کو لُبھاتے ہیں۔ آج کل سماج میں یوٗز اینڈ تھرو (استعمال کرو اور پھینک دو) کا خیال چل پڑا ہے۔ اِسے یوں کہہ سکتے ہیں کہ ماس میڈیا نے افادیت پسندی (Utilitarianism) یا گاہک واد (Consumerism) پیدا کیا ہے۔ افراد کو قرض دار بنا کر بھی اُنھیں ساز وسامان خریدنے پر ماس میڈیا آمادہ کرتا ہے۔

(3) تعلیمی میدان میں اثر :

ماس میڈیا سماج کی ترقی کے لیے اہم ذریعہ ہے۔تعلیم کی اہمیت بیان کرتے ہوئے براہِ راست یا بلاواسطہ طرح طرح کے پروگرام یا اشتہارات ناخواندگی کو دور کرنے میں اپنا رول ادا کرتے ہیں۔ ٹیلی ویژن نے تعلیم، زراعت، سائنس، ٹیکنالوجی کے لیے خصوصی چینل اور خصوصی پروگرام شروع کیے ہیں۔ سمعی اور بصری پروگرام کے ذریعہ تجربی طریقہ سے کلاس میں مؤثر طریقے سے تمام موضوعات پر بہت ہی گہرائی کے ساتھ تعلیم دے سکتا ہے۔ اس کے لیے ڈسکوری، نیشنل جیوگرافی، ہسٹری، حکومتِ گجرات کی بائسیگ (B.I.S.A.G.) کی 16 چینلیں، دؤردرشن، یو.جی.سی. (U.G.C.) کے پروگرام وغیرہ بہترین مثالیں ہیں۔ اِسی طرح مختلف معلومات میں اضافہ کرنے والے ٹی.وی.شو، کویز وغیرہ معلومات میں اضافہ کرتے ہیں۔ کمپیوٹر اور موبائل میں طرح طرح کی ویب سائٹ یا ای-بُک کے ذریعہ درسی اسباق طلبہ اور ٹیچر سیکھتے ہیں۔ اب کسی بھی تعلیمی ادارے میں ای-انفرمیشن-کمیونکیشن (E-Information - Communication) ٹیکنالوجی لازمی ہوگئی ہے۔ سمارٹ بورڈ اور پاور پائنٹ پریزنٹیشن تعلیم کے لیے ناگزیر ذریعہ بن گیا ہے جس کے ذریعہ استاد کو پڑھانے اور طلبہ کو سمجھانے میں بہت آسانی رہتی ہے۔ ماس میڈیا ٹرافِک کے قانون، ووٹروں کی بیداری، شجرکاری، آلودگی، لت، بلڈ ڈونیشن، آئی ڈونیشن، بجلی بچاؤ، پانی بچاؤ وغیرہ شہری بیداری کی تعلیم دیتے ہیں۔

(4) معیارِ صحت پر اثر :

ماس میڈیا صحت کے تحفظ میں سائنسی نظریہ اختیار کرنے میں مدد کرتا ہے۔ غذا، غذائیت، لت، طرح طرح کی بیماریاں وغیرہ کے بارے میں بیداری پیدا کرتا ہے اور سائنسی معلومات فراہم کرتا ہے۔ اِس سے عوام کی صحت میں اصلاح ہوتی ہے۔ اِسی طرح خاندانی منصوبہ بندی، بچوں کی پرورش، ماں کی فلاح وبہبُود کے بارے میں ماس میڈیا براہِ راست یا بالواسطہ طریقہ سے علمی معلومات فراہم کرتا ہے۔ اِس سے آبادی کی خوبیوں میں سدھار آتا ہے۔ آبادی کو قابو میں رکھنے میں مددگار ثابت ہوتا ہے۔ مختلف ذرائع، ٹیلی ویژن چینلوں اور اِنٹرنیٹ کے ذریعہ سے مختلف قسم کے امراض اور اُن کے علاج کے بارے میں معلومات حاصل ہوتی ہے۔ اس کے علاوہ ایچ.آئی.وی.ایڈس (H.I.V. Aids)، سوائن فلیؤ، میلیریا، دِق (TB)، کینسر، پولیو وغیرہ بیماریوں اور اُن کے علاج کی تشہیر بڑھی ہے۔ آج کل ''سوچھ بھارت سوستھ بھارت'' کا نعرہ ماس میڈیا کے ذریعہ مؤثر ثابت ہوا ہے۔

(5) معاشی شعبہ پر اثرات :

بھارت جیسے ترقی پزیر سماج میں زراعت کے جدید طریقے، کیمیاوی کھاد، بہتر بیج، فصل کی حفاظت وغیرہ سے متعلق پروگرام کے ذریعہ کسان سائنسی زراعت سے متعلق معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ اِس سے کسان بہتر فصل حاصل کرسکتے ہیں۔ فصل بیما، بازار کے نرخ، فروخت، آب وہوا وغیرہ کے بارے میں معلومات حاصل کرسکتے ہیں۔ موبائل میں میسیج کے ذریعہ کسان کے لیے طرح طرح کی بیماریوں، دوائیاں چھڑکنا، گھاس پؤس دور کرنے کی دوائیاں وغیرہ زراعت سے متعلق معلومات مل جاتی ہے جس سے کسان اپنی فصل اچھی طرح تیار کرکے بہتر کمائی کرسکتا ہے۔

بڑی صنعتیں، چھوٹی صنعتیں، کاٹیج انڈسٹری، گھریلو صنعتیں، ان کے لیے کس جگہ، کتنا قرض، امداد وغیرہ اور شیئر بازار، دیگر بیوپار، سرمایہ کاری، بینک کاری، سبزیاں، سونا چاندی، غلّہ - کِرانہ جیسے کے بازار بھاؤ کی معلومات ماس میڈیا فراہم کرتا ہے۔ اِس لیے افراد کو روزگار اور کمائی کرنے میں مدد ملتی ہے۔ جیسا کہ آگے بتایا گیا ہے پیشے کے اشتہارات بھی کاروبار اور روزگار کو ترقی بخشتے ہیں۔ ساتھ ہی یہ بھی قابلِ ذکر ہے کہ اقتصادی دھوکا دھڑی، کرکٹ کا جُوا، غیر اخلاقی پیشے وغیرہ کو ماس میڈیا تیز رفتار بناتا ہے۔

(6) فن اور کھیل کوُد کے میدان میں اثرات :

اخبارات اور رِسالوں میں فن کی دنیا کے مختلف مضامین شائع ہوتے رہتے ہیں۔ اِس لیے عوام کو دستکاری اور لوک کلا جیسا کہ لوک گیت، لوک سنگیت، مصوّری، کارچوبی کے فن میں دِلچسپی پیدا ہوتی ہے۔ ریڈیو، ٹیلی ویژن پر نشر ہونے والے مختلف لوک سنگیت، شاستریہ نرتیہ، سنگیت کے پروگرام، مختلف سنگیت، ناچ، طنز ومزاح کے اظہار کے مسابقے بھی عوام کی مہارتوں کو ترقی حاصل کرنے اور کارکردگی بنانے میں مدد کرتے ہیں۔ ٹیلی ویژن کے اختیارات، سیریل، فلموں میں اداکاری اور فن رقص کی ترقی کے لیے حوصلہ افزائی کرتے ہیں۔

ٹیلی ویژن جیسے ماس میڈیا میں کھیل کوُد کی خصوصی چینل کے ذریعہ اولمپکس، ایشیاڈ، کومن ویلتھ یا نیشنل کھیلوں کا اور کرکٹ، کبڈّی جیسے کھیلوں کی لائیو نشریات سے عوام میں کھیلوں کی طرف دلچسپی میں اضافہ ہورہا ہے۔

(7) نفسیاتی اور ذاتی اثرات :

فرد کے خیالات، عقیدے، عادات، اہلیت، طریقہ کار یا رویّہ کو بدل کر فرد کی شخصی ترقی میں ماس میڈیا کا اہم رول ہے۔ یہ ذرائع حوصلہ افزائی کرنے والے

افراد کی ملاقاتیں یا اُن کی زندگی کے واقعات کے ذریعہ عوام کو بھی زندگی جینے میں آگے بڑھنے کی ترغیب دیتے ہیں۔ ماس میڈیا حوصلہ افزائی، ترغیب، کشمکش، بہادری کی مثالیں فراہم کرکے فرد کی کارکردگی کو بنانے میں مددگار بنتا ہے۔ ماس میڈیا فرد کو کھانے پینے، اُٹھنے بیٹھنے، رہن سہن، کھانے پکانے اور اُنھیں محفوظ رکھنے، پروسنے وغیرہ کے طریقے سکھاتا ہے۔

ماس میڈیا نے اِنسانی زندگی پر مثبت اور منفی اثرات ڈالے ہیں۔ اِس کے علاوہ ٹی.وی. سیریلوں میں دِکھائے جانے والی شان وشوکت اور عیش وآرام والی حقیقی زندگی کی فرضی تصویر پیش کرتا ہے۔ بعض اوقات فرد ترنگی اور جوشیلا، حاسد، بےصبر، تناؤ سے بھرا ہوا، بےتوجّہ، بےادب، خودغرض بن جاتا ہے۔ اُس کا نتیجہ اگر ناکامیابی میں آئے تو وہ نااُمیدی، مایوسی، بےچینی کی وجہ سے کئی مرتبہ خودکشی یا مجموعی خودکشی کے واقعات رونما ہوتے ہیں۔ محبت آمیز مناظر اور کچھ انٹرنیٹ کی فحش اور ممنوع ویب سائٹ کے حقیقت کے خلاف گندے مناظر نوجوانوں کے ذہن پر گہرے اثرات ڈالتے ہیں۔

(8) قومی یکجہتی اور جمہوری قدروں کی تشہیر :

پرنٹ میڈیا نے عوام میں بیداری پیدا کرکے آزادی حاصل کرنے میں بے بہا رول ادا کیا ہے۔ اخبارات، رسالوں میں چھپنے والے طرح طرح کے مضامین کے ذریعہ عوام میں ملک کی جانب فرض کا جذبہ بیدار کیا ہے۔ ریڈیو یا ٹیلی ویژن میں دکھائی جانے والی کچھ سیریل یکجہتی پیدا کرنے والی ہوتی ہیں۔ کبھی مختلف فلمیں یا ٹی.وی. سیریلیں الگ الگ علاقوں اور ذات کے لوگوں سے متعلق ہوتی ہیں۔ جن میں اُن کے الگ الگ زندگی کے طریقے، افکار، عقیدے ظاہر ہوتے ہیں۔ جن کے زیرِ اثر عوام اپنے سماج اور لوگوں کے زندگی کے طریقے سے مختلف زندگی کے طور طریقے قبول کرنے لگتے ہیں۔ ٹیلی ویژن کی تاریخی سیریل جیسا کہ رامائن، مہابھارت، چانکیہ، چکرورتی اَشوک وغیرہ ملک کے لیے فخر اور قومی یکجہتی کے فروغ میں اہم رول ادا کرتی ہیں۔

ماس میڈیا جمہوریت کی بنیاد یعنی ووٹروں کو ووٹ ڈالنے کے لیے بیدار کرتا ہے اور مختلف سیاسی پارٹیوں کے منشور سے متعرف کراتا ہے اور ووٹ ڈالنے کا فیصلہ کرنے میں مدد کرتا ہے۔ بھارت کی لوک سبھا، وِدھان سبھا یا خود اختیاری کے مقامی اداروں کے انتخابات کا صحیح ڈھنگ سے انتظام کرنے اور گڑبڑی کو روکنے میں مدد کرتا ہے۔ ماس میڈیا انتخابات کے ممکنہ نتیجوں اور حقیقی نتیجوں کا بڑی گہرائی سے تجزیہ کرکے عوام کو اُس کے عمل سے واقف کراتا ہے۔ اِس طرح ماس میڈیا قومی یکجہتی اور جمہوریت کی بنیادوں کو مضبوط بنانے میں بہت ہی مددگار ہوا ہے۔

عزیز طلبہ، ہم نے ذرائع ترسیل کے بارے میں سمجھ حاصل کی۔ ماس میڈیا نے سماج میں مختلف تحریکوں کو بھی نیا رُخ دیا ہے، جس کا مطالعہ ہم اِس کے بعد والے سبق میں کریں گے۔

مشق

.1 ذیل کے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیے :

(1) ترسیل کے معنی کی وضاحت کرکے اُس کی خصوصیات سمجھائیے۔
(2) ذرائع ترسیل کی قسموں کا تجزیہ کیجیے۔
(3) جدید ذرائع ترسیل کے الیکٹرونک آلات کا مختصر تعارف کرائیے۔
(4) ماس میڈیا کے سماجی اثرات کی تفصیل سے بحث کیجیے۔

.2 ذیل کے سوالات کے بانکات جواب لکھیے :

(1) جدید ذرائع ترسیل کی قسموں کی وضاحت کیجیے۔
(2) روایتی ذرائع ترسیل کا مختصر تعارف دیجیے۔
(3) کمپیوٹر کے بارے میں مختصر تعارف دیجیے۔
(4) اِنٹرنیٹ کے بارے میں مختصر تعارف دیجیے۔
(5) ذرائع ترسیل کے سماجی زندگی پر اثرات کے بارے میں سمجھائیے۔

.3 ذیل کے سوالات کے مختصر جواب دیجیے :

(1) ترسیل کی تعریف لکھیے۔
(2) ڈیوِڈ برگو کا ترسیل کا ماڈل سمجھائیے۔

(3) ورلڈ وائڈ ویب (www) کا مطلب سمجھائیے۔

(4) بھارت کی ریڈیو نشریاتی سروِس کو کس نام سے جانا جاتا ہے؟

(5) بھارت کی ریڈیو اور ٹیلی ویژن نشریات کس وزارت کے تحت کام کرتی ہیں؟

(6) اَوس گڈ اور وِلبر شرِیم کا ترسیلی طریقہ کار کا ماڈل سمجھائیے۔

.4 ذیل کے سوالات کے ایک جملے میں جواب دیجیے:

(1) گجراتی میں ترسیل کے لیے کون سا لفظ استعمال کیا جاتا ہے؟

(2) دُنیا میں سب سے پہلے پرنٹنگ پریس کا آغاز کہاں، کس نے اور کب کیا؟

(3) پی.ٹی.آئی. (P.T.I.) کا پورا نام بتایئے۔

(4) یو.این.آئی. (U.N.I.) کا پورا نام بتایئے۔

(5) ریڈیو کی نشریات کے تحت ملک کے کتنے حصّے کا احاطہ کیا گیا ہے؟

(6) بھارت میں غیر سرکاری ریڈیو نشریات سروِس کب سے شروع کی گئی؟

(7) www کا مکمل نام بتایئے۔

.5 دیے گئے متبادلوں میں سے صحیح متبادل تلاش کرکے لکھیے:

(1) فلمی دنیا کا مشہور اعزاز کس کے نام پر دیا جاتا ہے؟ ☐

(الف) داداصاحب فالکے (ب) راج کپور (ج) پُرتھوی راج کپوُر (د) لتا منگیشکر

(2) بھارت میں ٹیلی ویژن کا آغاز کب ہوا؟ ☐

(الف) 1959 (ب) 1982 (ج) 1969 (د) 1979

(3) بھارت میں رنگین ٹیلی ویژن کا آغاز کب ہوا؟ ☐

(الف) 1959 (ب) 1982 (ج) 1969 (د) 1979

(4) ڈِجیٹل ٹیلی ویژن کب ایجاد ہوا؟ ☐

(الف) 1959 (ب) 1946 (ج) 1956 (د) 1976

(5) بھارت میں اِنٹرنیٹ سروِس کا آغاز کب کیا گیا؟ ☐

(الف) 15 اگست، 1995 (ب) 15 اگست، 1985 (ج) 15 اگست، 1975 (د) 15 اگست 2005

(6) بھارت میں موبائل سروِس کا آغاز کب ہوا؟ ☐

(الف) 15 اگست، 1995 (ب) 15 اگست، 1985 (ج) 15 اگست، 1975 (د) 15 اگست 2005

سرگرمی

- آپ کا ای-میل آئی ڈی بنا کر آپ کے دوست کو پیغام بھیجیے۔
- آپ کی اسکول میں کن کن الیکٹرونک آلات کے ذریعہ تعلیمی کام ہوتا ہے اُس کی نوٹ بنا کر مزید کون سے آلات تعلیمی کام میں استعمال ہوسکتے ہیں اُن کی ایک فہرست بنایئے۔
- سمارٹ فون اور ٹیلی ویژن کا دِن میں کتنا وقت استعمال کرتے ہو اور اِن کے استعمال سے آپ کی تعلیم اور روز مرّہ کی زندگی میں کیا اثرات پڑتے ہیں اس پر ایک نوٹ تیار کیجیے۔

●

7 سماجی تحریک

تمہید

عزیز طلبہ،سبق 6 میں ہم نے دیکھا کہ سماجی زندگی میں عوامی ترسیل (ماس میڈیا) کا کردار بڑا اہم ہے۔کسی ایک جگہ واقع ہونے والا واقعہ پل بھر میں پوری دُنیا میں پھیل جاتا ہے۔سماجی تحریک سے متعلق معلومات بھی عوامی ترسیل کی وجہ سے ہمیں ملتی ہے۔ یہ سماجی تحریکات کسے کہتے ہیں،کس کس قسم کی سماجی تحریکات ہوئی ہیں،تحریکات کی خصوصیات کیا ہیں اور انسانی سماج پر اُن کا کس قسم کا اثر پیدا ہوتا ہے اِس کی معلومات اِس سبق میں حاصل کریں گے۔

سماجی تحریک کو سماجی احتجاج کے نام سے جانا جاتا ہے۔ انگریزی میں اس کے لیے لفظ 'Social Movement' استعمال کیا جاتا ہے۔سماجی احتجاج یا تحریک آخرکار تو سماج میں ہی واقع ہوتے ہیں اِس وجہ سے اُن کا بالواسطہ یا بلاواسطہ اثر سماجی نظام پر پڑتا ہے۔ اِس لئے اِس باب میں 'سماجی تحریک' لفظ کا استعمال کیا گیا ہے۔

لفظ 'سماجی تحریک' 19 ویں صدی میں پہلی مرتبہ استعمال ہونے لگا اُس وقت یہ لفظ ایک مخصوص معنی میں استعمال کیا جاتا اور آج اس کا استعمال کسان تحریک، کھیت مزدور تحریک، نوجوان تحریک، مزدور تحریک، تحریکِ آزادی ، بھوٗ دان تحریک، گجرات کی نوِنر مان تحریک وغیرہ کئی واقعات بیان کرنے کے لیے ہونے لگا ہے۔

الگ الگ وقت اور الگ الگ حالات میں سماج کے الگ الگ طبقوں کی جانب سے روایتی اداروں یا قدروں کی جگہ نئ تنظیمیں تشکیل کرنے کے مطالبات پیش کیے جاتے ہیں ؛لیکن تبدیلی کے مطالبہ کی مخالفت کی جاتی ہے اور موجودہ نظام، پُرانی روایتوں کی حفاظت کے لیے بھی کوشش کی جاتی ہے۔ اِس طرح، ایک طرف تبدیلی کا مطالبہ کرنے والے گروہوں اور دوسری طرف موجودہ تنظیم کو برقرار رکھنا چاہنے والے گروہوں- اِن دونوں کے درمیان کسی نہ کسی شکل میں کشمکش ہوتی ہے۔ یہ واقعہ سماجی تحریک پیدا کرتا ہے۔

اِس طرح دیکھیں تو، سماجی تحریک انجانے میں پیدا ہونے والا واقعہ نہیں۔ اِس کے پیچھے دانشتہ مقاصد ہوتے ہیں۔ اِس میں تبدیلی کے لیے شعوری مطالبہ ہوتا ہے۔تحریک کے ساتھ نظریہ بھی جُڑا ہوا ہوتا ہے۔نظریہ تحریک چلانے والوں کی عدم اطمینانی کا اظہار کرتا ہے۔ مسائل کے خاتمہ کا راستہ پیش کرتا ہے اور تبدیلی کے مطالبے کی مناسبت قائم کرتا ہے۔

سماجی تحریک کے معنی

سماجی تحریک ایک سماجی عمل ہے۔ اکثر سماجی تبدیلی سُست رفتار اور غیر منصوبہ بند ہوتی ہے،لیکن لوگوں کی اُمیدیں اور زاویۂ نظر بدل جانے پر بعض مرتبہ مروّجہ سماج کی 'برائیاں' دوٗر کرنے کے لیے اور نئ طرزِ زندگی قائم کرنے کے لیے لوگوں کو کسی اجتماعی اقدام کی ضرورت محسوس ہوتی ہے،لیکن یہاں یہ یاد رکھنا چاہیے کہ لوگوں کے عارضی اور چیدہ چیدہ اجتماعی اقدام کو 'سماجی تحریک' نہیں کہہ سکتے۔

مختلف ماہرینِ سماجیات نے 'سماجی تحریک' کی الگ الگ تعریفیں بیان کی ہیں۔

برؤم اور سیلزنِک - ''لوگوں کا اجتماعی اقدام جب متّحدہ،طویل عرصے تک جاری رہے ایسا ہوتا ہے، تب ایسے اجتماعی اقدام کو سماجی تحریک کہیں گے۔''

یعنی کہ سماج میں مروّج برائیوں کو دور کرنے کے لیے اور نیا طریقۂ زندگی قائم کرنے کے لیے عوام جب کوئی منظّم اور طویل عرصے تک چلنے والا اقدام اٹھائیں تب اُسے 'سماجی تحریک' کہا جاسکتا ہے۔

نِس بیت - سماجی تحریک کا ایک متعین مقصد ہوتا ہے۔ یہ مقصد اُس سماجی ڈھانچے میں تبدیلی لاتا ہے۔سماجی تحریک کے خیال کو زیادہ واضح کرنے کے لیے سماجی تحریک کی خصوصیات پر نظر ڈالیں۔

سماجی تحریک کی خصوصیات

(1) تحریک ایک سماجی اور طویل عرصہ کا عمل ہے۔

(2) تحریک میں اجتماعیت ہوتی ہے۔

(3) ہرتحریک بامقصد ہوتی ہے۔

(4) عموماً اکثرتحریکیں مخصوص نظریہ سے متحرک ہوتی ہیں۔

(5) تحریک عمل کی طرف متوجہ ہوتی ہے۔

(6) تقریباً تمام تحریکوں میں فرد یا افراد میں ایک خاص قسم کی مماثلت ہوتی ہے۔

(7) ہرتحریک میں اپنے مطالبات پیش کرنے کا ایک خاص نظم ہوتا ہے اور اُس کے لیے کئی قسم کے طریقوں کا استعمال کیا جاتا ہے۔

(8) ہرتحریک تغیر اور تسلسل کی خصوصیات رکھتی ہے۔

سماجی تحریکات کی قسمیں

سماجی تحریکات کو کسی ایک خاص زمرہ میں رکھنا بہت مشکل ہے۔ سماجی تحریکوں کو اُن کی خصوصیات کے لحاظ سے مختلف ماہرینِ سماجیات نے الگ الگ طرز پر درجہ بند کیا ہے، پھر بھی سماجی تحریکات کو تجزیاتی نظریے سے دیکھیں تو سماجی تحریک کی چار قسمیں بیان کی جاسکتی ہیں :

(1) اصلاحی سماجی تحریک (Reformative Social Movement)

(2) انقلابی سماجی تحریک (Revolutioanry Social Movement)

(3) مدافعتی سماجی تحریک (Resistant Social Movement)

(4) احتجاجی سماجی تحریک (Protest Social Movement)

اب ہم اِن چاروں قسم کی تحریکوں کی تفصیل اور سمجھ حاصل کریں گے۔

(1) اصلاحی سماجی تحریک :

''مروّجہ سماجی حالات کی اصلاح کے لیے تحریک کو اصلاحی سماجی تحریک کہتے ہیں۔''

سماجی تحریک

اصلاحی سماجی تحریک، سماج کے کسی ایک فریق یا کچھ حصّوں میں تبدیلی لاتی ہے۔ اس قسم کی تحریکیں موجودہ سماجی نظام کے خلاف چیلنج کرنے والی نہیں ہوتیں؛ لیکن سماج میں جو رسم ورواج ہیں اُنھیں بنائے رکھنے کی کوشش کرتی ہے، اصلاحی سماجی تحریک اخلاقیات سے جڑی ہوئی ہوتی ہے اور اُس کے ساتھ سماجی آبرو سے جڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اکثریت جن مسائل کی طرف بے پرواہ ہوتی ہے ایسے مسائل کی طرف عوامی رائے کو اُجاگر کرنے کی کوشش اِس قسم کی تحریکوں کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ اصلاحی تحریک کا کام ایک مثال قائم کرنا ہوتا ہے۔ اِس قسم کی تحریکوں میں رہنما یا ممبران اکثر ایسے لوگ ہوتے ہیں جو اِس قسم کی مسائل سے گزرے ہوں۔ اصلاحی تحریکیں سماج کے روایتی عقیدے، مذہبی رسومات، رجحان اور زندگی کے طریقہ میں تبدیلی لانے کا کام کرتی ہیں۔ مثلاً راجہ رام موہن رائے نے ستی کی رسم اور بال وِواہ کی مخالفت کی اور برہمو سماج کی بنیاد رکھی، سماج کے بُرے رواجوں کو دوُر کرکے سماج میں تبدیلی لانے کے لیے تحریک چلائی جاتی تھی۔ گجرات میں کوی نَرمَد کی اصلاحی تحریک اور کرسَن داس مؤل جی اور مَہرشی کَروے کی تعلیمِ نسواں کی تحریکیں اِن کی بہترین مثالیں کہی جاسکتی ہیں۔ اِس قسم کی تحریکیں امن پسند اور اَہنسک ہوتی ہیں۔

(2) انقلابی سماجی تحریک :

انقلابی سماجی تحریکیں اصلاحی تحریک سے بالکل مخالف قسم کی ہیں جو سماج کے کسی ایک حلقہ یا حصّہ میں تبدیلی کی حمایت نہیں کرتیں؛ بلکہ سماج میں بنیادی

تبدیلی کی حمایت کرتی ہیں۔ اِس قسم کی تحریک موجودہ نظام کی جگہ بالکل نیا نظام قائم کرنے کا مقصد رکھتی ہے۔ ہَربَرٹ بلؤمَر انقلابی تحریک کی حسبِ ذیل خصوصیات بیان کرتا ہے :

- انقلابی تحریک مکمل سماجی نظام کی تعمیرِ نو کرتی ہے۔
- انقلابی تحریک مروّجہ قدروں، رواجوں، روایتوں کی جگہ نئی اخلاقی قدروں کا نیا منصوبہ پیش کرتی ہے۔
- یہ تحریک سماج کے مسائل کے حل کے لیے مروّجہ ادارے (پارلیمنٹ، پولس، عدلیہ) میں یقین نہیں رکھتے۔ اُن کی جگہ نیا اِدارہ شروع کرنے میں یقین رکھتے ہیں۔
- اِس تحریک سے رائے عامّہ بنائی نہیں جاتی؛ لیکن عوام کو ہی اپنی جانب کرلیتی ہے۔
- اِس قسم کی تحریکیں اکثر سماج کے نچلے طبقات میں پیدا ہوتی ہیں، کیوں کہ اُن کا استحصال زیادہ کیا جاتا ہے۔
- انقلابی تحریک میں سماج دو حصّوں میں تقسیم ہوجاتا ہے۔ ایک طبقہ وہ ہے جس کے پاس ذرائع پیداوار کا حقّ ملکیّت ہوتا ہے اور دوسرا طبقہ وہ ہوتا ہے جس کے پاس ذرائعِ پیداوار کا حقِّ ملکیت نہیں ہے مگر اُن کے پاس محنت ہوتی ہے۔ اِس قسم کی تحریکیں اِن دو قسموں کے طبقوں کے درمیان تصادم کے نتیجہ میں اُبھرتی ہیں۔

مزید یہ کہہ سکتے ہیں کہ انقلابی سماجی تحریک میں فکری انقلاب کو بھی شامل کیا جاسکتا ہے۔ بھارت کے حوالہ سے دیکھیں تو ڈاکٹر ورگِس کؤریَن کا امؤل کے ذریعہ لایا گیا 'سفید انقلاب' اور ونوبا بھاوے کے ذریعہ لایا گیا بھؤ دان، گرام دان، سمپتی دان، سماج میں آئے انقلاب کی بہترین مثالیں ہیں۔

اصلاحی تحریک اور انقلابی تحریک کے درمیان فرق :

اصلاحی تحریک	انقلابی تحریک
(1) سماج کی جزوی تبدیلی سے تعلق رکھتی ہے۔	(1) سماج کی کلّی تبدیلی سے تعلق رکھتی ہے۔
(2) مروّجہ سماجی نظام میں اصلاح مرکزی مقام رکھتی ہے۔	(2) مروّجہ سماجی نظام کلّی طور پر نفی کرتی ہے۔
(3) تحریکوں سے احترام اور عزّت وابستہ ہوتے ہیں۔	(3) اِن تحریکوں سے احترام وعزت وابستہ نہیں ہوتے کیوں کہ مروّجہ اُصؤلوں اور نظام کا اِنکار کیا جاتا ہے۔
(4) رائے عامّہ کو مسئلے کے حل کے لیے ہموار کیا جاتا ہے۔	(4) اِس قسم کی تحریکوں میں عوام کو جبراً اپنی جانب کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔
(5) یہ تحریک وسطی طبقہ کے ذریعہ چلائی جاتی ہے۔	(5) یہ تحریک زیادہ تر ناجائز استحصال کے شکار طبقہ سے اُٹھتی ہے۔
(6) یہ تحریکیں سماجی تبدیلی کی جانب خاص سنجیدہ نہیں ہوتیں۔ اِن کا مقصد سماج کی مثالی قدروں کو بحال کرنا ہوتا ہے۔	(6) انقلابی تحریکوں کو سب سے اہم مقصد مروّجہ قائم نظام کو ختم کرکے اُس کی جگہ نیا نظام قائم کرنا ہوتا ہے۔
(7) اصلاحی تحریکیں امن پسند اور اہنسک ہوتی ہیں۔	(7) انقلابی تحریکیں غالبًا تشدّد پسند ہوتی ہیں۔

(3) مدافعتی سماجی تحریک :

جب سماج میں سماجی تبدیلی کی رفتار تیز ہوجاتی ہے اور عوام اُس تیزی کے ساتھ تال میل نہیں رکھ سکتے، اس وقت جو تحریک اُبھرتی ہے اُسے مدافعتی تحریک کہا جاسکتا ہے۔ مدافعت کا مطلب ہے روکنا یا مخالفت کرنا۔ جب سماج میں کوئی تبدیلی پیدا ہوتی ہے گروہ اُس کی منشا کے مطابق نہیں ہوتی، اُس وقت عوام اِس تبدیلی کے خلاف تحریک برپا کرتے ہیں، اُسے مدافعتی تحریک کہا جاتا ہے۔ مثال کے طور پر نربدا باندھ مخالف تحریک، زبانوں کی مخالفت کرنے والی تحریک وغیرہ مدافعتی

تحریکیں ہیں۔ مدافعتی تحریکوں کا نتیجہ یا تو بہت ہی جزوی تبدیلی ہوتی ہے یا اُس وقت موجود حالت کو برقرار رکھنا ہوتا ہے۔

اے.ایل. برٹرینڈ بیان کرتا ہے کہ مدافعتی تحریکیں ایسی تحریکیں ہیں یا وہ اِس لیے برپا ہوتی ہیں کہ لوگوں کو یقین ہوتا ہے کہ جو بھی تبدیلی پیدا ہورہی ہے یا آج جو حالات ہیں وہ مناسب نہیں اِس لیے اُس کی مخالفت کی جانی چاہیے۔ اِس قسم کی تحریکوں کا مقصد جو تبدیلیاں پیدا ہورہی ہیں اُنہیں روکنا ہے اور جو بھی حالت موجود ہے اُسے برقرار رکھنا ہے۔ اِن تحریکوں کے ساتھ جو لوگ جڑے ہوئے ہیں اُن کا مقصد یہ ہوتا ہے کہ وہ تبدیلی نہیں چاہتے۔ کبھی اِس قسم کی تحریکیں اِس لیے برپا ہوتی ہیں کہ سماج کے خودغرض لوگوں کو اپنی سبقت، اپنا غلبہ، اقتدار کو نقصان پہنچنے کا اندیشہ ہوتا ہے۔ مثال کے طور پر گاؤں کے زمینداروں اور کھیت مزدوروں کے درمیان برپا ہونے والی تحریکیں۔ 'کھیڑے تے نی جمین' قانون کے خلاف جو ردِعمل برپا ہوا اُنہیں اِس قسم کی تحریکیں کہیں گے۔

(4) احتجاجی سماجی تحریک :

احتجاجی تحریک درحقیقت مروّجہ نظام کی مخالفت ہے۔ جب ہم کسی نظام سے مطمئن نہیں ہوتے، تب ہم اُس کی مخالفت شروع کرتے ہیں۔ کچھ ماہرینِ سماجیات نے احتجاجی تحریک کو سمجھانے کی کوشش کی ہے۔ احتجاجی تحریکیں ایسی تحریکیں ہیں، جن میں یا تو غیر مطمئن ہونے کا اظہار ہوتا ہے یا تو ایسا مطالبہ کیا جاتا ہے جو پورا کیا گیا نہیں ہوتا۔ اِس قسم کا رویّہ۔ برتاؤ اجتماعی شکل کی تحریکیں ہوتی ہیں، جن کو احتجاجی تحریکیں کہہ سکتے ہیں۔ احتجاجی تحریکیں تین بڑی باتوں سے جڑی ہوئی ہوتی ہیں :

- غیر مطمئن اور ناانصافی کے لیے : کچھ واقعات جو سماج میں مناسب معلوم نہ ہوتے ہوں اور غیر منصفانہ معلوم ہوں تب احتجاج شروع ہوتا ہے۔
- مطالبات کے لیے : سماج میں کچھ واقعات نہ ہونے چاہییں یا اگر ایسے واقعات ہوجائیں تو اُس کے خلاف مطالبے شروع ہوتے ہیں۔
- مدافعتی مطالبات کے لیے : یہ ممکن ہو کہ ایسا کوئی واقعہ پیش ہونے والا ہو کہ جس سے اُس کے خلاف نئے مطالبات پیش کیے جاتے ہوں، مثلاً، جب چوریوں کی تعداد بڑھ جائے تو لوگ اُن کی تعداد کم کرنے والے اقدامات کا مطالبہ کریں۔

اِس طرح، احتجاجی تحریکیں یعنی کہ جب سماج میں روایتی نظام کو ہٹا کر نیا نظام قائم کیا جائے اور لوگوں کو پسند نہ آئے تب اِس قسم کی تحریکیں برپا ہوتی ہیں۔ اِس کے علاوہ سماج میں معاشی اور سماجی مسائل میں اضافہ ہو تب لوگ احتجاجی تحریکیں چلاتے ہیں۔ مثلاً، مہنگائی کے خلاف تحریکیں، خواتین پر مظالم کے خلاف تحریکیں۔ احتجاجی تحریک، چاہے سماج ترقی یافتہ ہو یا غیر ترقی یافتہ، ہر قسم کے سماج میں دیکھی جاتی ہے۔ یہ تحریکیں اکثر جمہوری سماج میں دکھائی پڑتی ہیں۔

صفائی کی تحریک

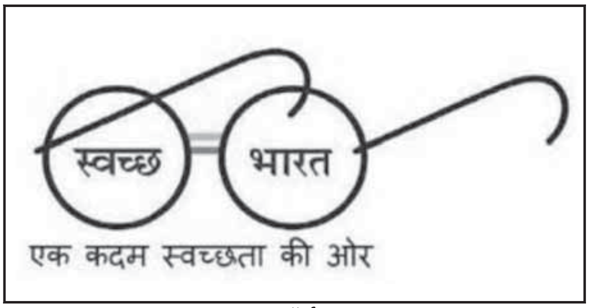

صفائی تحریک

جدید دُنیا کا ایک پیچیدہ مسئلہ ہے عدم صفائی، گندگی کا۔ دُنیا میں ہر سال دیہاتوں، قصبوں، شہروں، بڑے شہروں میں کچرے کے انبار ماہرین ماحولیات کے لیے بڑا پریشان کن موضوع بن گئے ہیں۔ آب وہوا کو آلودہ کرنے والے کچرے کے انباروں نے تمام انسانیت کے لیے کئی سوال کھڑے کیے ہیں۔ 25 مارچ، 2014 کو جنیوا میں منعقد کانفرنس میں ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن نے بتایا تھا کہ 2012 کے دوران دُنیا میں 70 لاکھ سے زیادہ افراد ماحول کی آلودگی کی وجہ سے موت کا شکار ہوئے تھے۔ ورلڈ ہیلتھ آرگنائزیشن کی ایک دوسری رپورٹ کے مطابق آلودہ پانی کی وجہ سے دست لگنے سے ہر سال 22 لاکھ افراد موت کا شکار ہوتے ہیں۔ ہر سال پانچ سال سے کم عمر کے 18 لاکھ بچّے آلودہ پانی کی وجہ سے موت کا شکار ہوتے ہیں۔ آب وہوا تو زندگی کے جزوِ لازم ہیں؛ مگر انسان نے ان میں آلودگی ڈال کر آدم زاد کے دشمن بنادیے ہیں۔

آج گاؤں اور شہروں میں ہر طرف آلودگی کے انبار لگ رہے ہیں۔ مگر یہ آلودگی کہاں ڈالیں یہ بھی ایک پیچیدہ مسئلہ بن گیا ہے۔ اِن حالات میں صفائی مہم نے ایک تحریک کی شکل اختیار کرلی ہے اور سبھی کی خاص توجہ اپنی طرف کھینچی ہے۔

صفائی تحریک اصلاحی تحریک کا ایک حصّہ ہی ہے۔ 2 اکتوبر 2014 کے دِن مہاتما گاندھی کے 145 ویں یوم پیدائش کے موقع پر بھارت کے وزیرِ اعظم شری نریندر بھائی مودی کے ہاتھوں صفائی مہم کا آغاز ہوا۔ اِس تحریک کا اہم مقصد 2019 میں منایا جانے والے گاندھی جی کے یومِ پیدائش تک مکمّل بھارت کی صفائی کرنا ہے۔

وزیرِ اعظم کی ہدایت کے مطابق آج صفائی مہم بھارت کی تمام ریاستوں میں پھیل گئی ہے۔ دیہاتوں کی گلیوں سے لے کر شہروں، محلّوں اور عوامی مقامات کی صفائی کو اوّلیت حاصل ہوئی ہے۔ حکومت کے علاوہ مختلف سماجی اور خود اختیاری ادارے اور عوامی ترسیل کے ذرائع وغیرہ کی کوششوں سے اب یہ تحریک ایک عوامی تحریک بن گئی ہے۔

بھارت کی صفائی تحریک میں سماج کے تمام طبقوں کے افراد اپنے آپ شامل ہوئے ہیں اور پورے ملک میں صفائی سے متعلق پروگراموں کا ایک سلسلہ بن گیا ہے۔ تمام عوامی مقامات میں صفائی کے اہتمام کے لیے حکومت کی جانب سے 0.5% ٹیکس سیس نافذ کیا گیا ہے۔ اسکول-کالجوں میں صفائی سے متعلق پروگراموں کے ذریعے طلبہ نے صفائی کو ایک قدر کے رؤپ میں تسلیم کیا ہے۔

اِس طرح صفائی مہم نے اصلاحی تحریک کے ایک حصّہ کی شکل میں پورے ملک میں صفائی سے متعلق ایک انوکھی بیداری برپا کی ہے۔

سماجی تحریکوں کے اثرات

تحریک گروہ کا سماجی مظاہرہ ہے۔ گروہ کے افراد اپنے متعین مقصد کے لیے تحریک چلاتے ہیں۔ تحریک ایک متعین تبدیلی کے لیے برپا کی جاتی ہے۔ یہ سماجی تحریک سماج پر بڑے گہرے اثرات پیدا کرتی ہے جنھیں ہم حسبِ ذیل بیان کر سکتے ہیں :

- سماجی تحریک تبدیلی کے عمل کو تیز بناتی ہے۔
- لوگوں میں شعور کا اضافہ ہوتا ہے۔
- نئی لیڈرشپ اُبھرتی ہے۔
- فکری ترقی ہوتی ہے۔
- متبادل طریقوں پر بحث ہوتی ہے۔
- تحریک کے ذریعہ سماج میں تبدیلی برپا ہوتی ہے۔

مختصر یہ کہ سماج میں گروہی اعمال کے ذریعہ اپنے اطمینان کا مظاہرہ کرنے کی کوششیں سماجی تحریکوں کے ذریعہ کی جاتی ہیں۔ اِس طرح سماجی تحریکیں ایک ذریعہ ہیں جن کے ذریعہ فرد اپنی ناطمینانی کو ظاہر کر کے سماج میں جزوی یا مکمل تبدیلی برپا کرتی ہیں۔ سماج میں دو قسم کے گروہ پائے جاتے ہیں : (1) روایتی (2) جدّت پسند۔ جب جدّت پسند گروہ کے ذریعہ سماج کے نظام میں تبدیلی برپا کرنے کی کوشش کی جاتی ہے، تب روایتی گروہ اِن تبدیلیوں کو روک کر پُرانے نظام کو برقرار رکھنے کی کوشش کرتے ہیں۔ اِس طرح، سماج میں کسی نہ کسی قسم کی طویل میعادی یا مختصر میعادی سماجی تحریکیں برپا ہوتی ہیں۔ سماجی تحریکیں جامد اور ساکت سماج میں نئی روح پھونکنے کا کام کرتی ہیں۔

سماجی تحریکوں میں عوام کی حصہ داری لازمی ہے۔ اگر عوامی حصّہ داری زیادہ اور منصوبہ بند ہو تو کوئی بھی تحریک کامیاب ہوتی ہے۔ سماج کے بہتر انتظام کے لیے ایسی ہی عوامی حصّہ داری ضروری ہے، جس کی ایک مثال پنچایتی راج ہے جس کے بارے میں معلومات اِس کے بعد کے سبق میں حاصل کریں گے۔

مشق

1. ذیل کے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیے :

(1) اصلاحی سماجی تحریک اور انقلابی سماجی تحریک کے فرق کو واضح کیجیے۔

(2) انقلابی سماجی تحریک کی خصوصیات بیان کیجیے۔

2. ذیل کے سوالات کے جواب بانکات لکھیے۔

(1) سماجی تحریک کے معنی بیان کر کے اُس کی خصوصیات بتائیے۔

(2) مدافعتی سماجی تحریک کے بارے میں معلومات دیجیے۔

(3) احتجاجی سماجی تحریک کی تشریح کیجیے۔

(4) 'صفائی مہم' کے بارے میں تفصیل سے سمجھائیے۔

.3 ذیل کے سوالات کے مختصر جواب لکھیے :

(1) برؤم اور سیلز نِک کی پیش کردہ سماجی تحریک کی تعریف بیان کیجیے۔

(2) سماجی تحریک کی خصوصیات بتائیے۔

(3) سماجی تحریکوں کی قسمیں بتائیے۔

(4) سماجی تحریک کے اثرات بتائیے۔

(5) اے.ایل. برٹرینڈ مدافعتی تحریکوں کے بارے میں کیا کہتا ہے؟

(6) سماجی تحریک کسے کہتے ہیں؟

.4 ذیل کے سوالات کے جواب ایک جملہ میں لکھیے :

(1) اصلاحی سماجی تحریک سے کیا مراد ہے؟

(2) احتجاجی سماجی تحریک سے کیا مراد ہے؟

(3) اصلاحی سماجی تحریکوں کی مثالیں دیجیے۔

(4) احتجاجی سماجی تحریک کی مثالیں بیان کیجیے۔

(5) تحریک کے مقاصد بیان کیجیے۔

(6) نِس بیت کی پیش کردہ سماجی تحریک کی تعریف بیان کیجیے۔

(7) انقلابی تحریک کی خصوصیات کس نے بیان کی ہیں؟

(8) مدافعتی سماجی تحریک کی مثالیں دیجیے۔

(9) انقلابی سماجی تحریک کیا ہے؟

(10) سماج میں کن دو قسم کے گروہ پائے جاتے ہیں؟

.4 ذیل کے ہر سوال میں دیے گئے متبادل میں سے موزوں متبادل پسند کر کے صحیح جواب لکھیے :

(1) کس تحریک کا نتیجہ کسی حالت کو برقرار رکھنے کے لیے ہوتا ہے؟

(الف) مدافعتی (ب) اصلاحی (ج) احتجاجی (د) انقلابی

(2) برہمو سماج کی بنیاد کس نے رکھی تھی؟

(الف) راجہ رام موہن رائے (ب) کرسن داس مؤل جی

(ج) کوی نرمد (د) مہرشی کروے

(3) گجرات میں اصلاحی تحریک کس نے چلائی تھی ؟

(الف) راجہ رام موہن رائے (ب) کوی نرمد

(ج) کرسن داس مؤل جی (د) مہرشی کروے

(4) گجرات میں تعلیمِ نسواں کی تحریکیں کس نے چلائی تھیں ؟

(الف) ہَر برٹ بلؤمر (ب) راجہ رام موہن رائے

(ج) مہرشی کروے (د) اینی بے سَنٹ

(5) اصلاحی سماجی تحریک سے بالکل مخالف قسم کی تحریک کون سی ہے؟

(الف) انقلابی تحریک (ب) احتجاجی تحریک

(ج) مدافعتی تحریک (د) آمرانہ تحریک

(6) نربدا باندھ مخالف تحریک کس قسم کی ہے؟

(الف) اصلاحی (ب) انقلابی (ج) مدافعتی (د) احتجاجی

(7) کس تحریک میں صرف مظاہرہ ہوتا ہے؟ اُس میں کون سا عمل جڑا ہوانہیں ہوتا ؟

(الف) اِنقلابی (ب) اصلاحی (ج) مدافعتی (د) احتجاجی

(8) کس قسم کی تحریک اخلاقیات سے جڑی ہوتی ہے؟

(الف) احتجاجی تحریک (ب) انقلابی تحریک (ج) اصلاحی تحریک (د) مدافعتی تحریک

(9) کس قسم کی تحریک امن پسند اور اہنسک ہوتی ہے؟

(الف) انقلابی تحریک (ب) اصلاحی تحریک (ج) احتجاجی تحریک (د) مدافعتی تحریک

(10) کس قسم کی تحریک میں لوگوں کو جبراً اپنی جانب کرنے کے لیے کوشش کی جاتی ہے؟

(الف) اصلاحی تحریک (ب) مدافعتی تحریک (ج) انقلابی تحریک (د) احتجاجی تحریک

سرگرمی

- اگر آپ کے علاقے میں کوئی اصلاحی تحریکیں چل رہی ہوں تو اُن کی فہرست (احوال) تیار کیجیے۔
- بھارت میں ہوئی مختلف تحریکوں کی فہرست اُن کی قسموں کے مطابق تیار کیجیے۔
- صفائی مہم کے تحت اورعوامی بیداری کے لیے آپ کے علاقے میں صفائی کے پروگرام کا اہتمام کیجیے۔
- صفائی کے اثرات کے بارے میں اسکول میں مجلسِ مباحثہ کا اہتمام کیجیے

●

8 بھارت میں پنچایتی راج

تمہید

عزیز طلبہ، ساتویں سبق میں ہم نے مختلف قسم کی تحریکوں کے بارے میں معلومات حاصل کی۔ سماج میں اصلاح اور انقلاب برپا کرنے میں اُن کا اپنا رول ہے۔لوگوں میں بیداری، قیادت اور ترقی اہم ہیں، جو اجتماعی برتاؤ پر اثر انداز ہوتے ہیں۔ بھارت میں دیہی گروہوں کی سماجی ترقی اور قیادت کے لیے پنچایتی راج کا برتاؤ اہم ہے۔ اِس سبق میں پنچایتی راج کے سہ سطحی ڈھانچے اور اُس کے سماجی اثرات سے متعلق معلومات حاصل کریں گے۔

بھارت میں ویدکال سے دیہی علاقوں میں پنچایتی ادارہ کا وجود پایا جاتا ہے۔ ہر گاؤں کی اپنی سبھا یا سمیتی تھی۔آٹھویں سے بارہویں صدی تک کے پانڈیوں اور پلّووں کے دور میں گرام سبھا کے وجود سے متعلق ذکر پایا جاتا ہے۔ اٹھارویں صدی تک کسی نہ کسی صورت میں گرام پنچایتوں یا گرام سبھاؤں کا وجود تھا۔ پنچ پرمیشور کے اصول پر دیہاتوں میں گاؤں کا مقامی پنچ کام کرتا تھا۔

رُگ وید، منوسمرتی، دَھرم شاستر، اُپنیشد، جاتک کتھائیں وغیرہ ضابطۂ قوانین میں مقامی سطح پر انتظامی کارگزاری کرتی گرام سبھا یا گرام سنگھ کا ذکر نظر آتا ہے۔ حالانکہ پورے بھارت میں وہ الگ الگ نام سے پہنچانے جاتے۔ اِن کا نظم مُکھی یا پنچ کے ذریعہ کیا جاتا تھا، جو دیہاتوں کے مسائل کو حل کرکے گاؤں کے لوگوں کی فلاح و بہبودی کے کام انجام دینا، اس کے علاوہ دیہاتوں میں سماجی قدروں اور نظم وضبط کا کام (نگرانی کا کام) کرنا، مذہب- رُسومات، روایتیں وغیرہ پر عمل درآمد سے متعلق کام یہ پنچ کرتا تھا۔

بھارت میں انگریزوں کی حکومت کے دوران گرام پچایتوں کی تشکیل،عمل، ڈھانچہ میں تبدیلی آنے لگی۔ انگریزی حکومت نے اپنے سیاسی اقتدار کو مضبوط اور پائیدار کرنے کے لیے زمین کا انتظام اور آمدنی کے انتظام میں تبدیلیاں کیں۔ اِسی کے ساتھ ہی گرام پنچایتوں کے ڈھانچے میں تبدیلی کرکے تشکیلِ نو کی۔ 1801 میں مدراس (اب تمل ناڈو)، بنگال، پنجاب، اُتّر پردیش وغیرہ صوبوں میں مقامی خود اختیاری کے اداروں کے قیام کے لیے قانون بنائے جس میں لارڈ مے یو نے پہل کی تھی۔ 1882 میں لارڈ رِپَن نے مقامی خود اختیاری کے اداروں کے قانون بنائے۔ وقت بروقت انگریزی حکومت نے مختلف قوانین بنا کر خود اختیاری کے مقامی اداروں کے لیے اقدام کیے تھے۔

مہاتما گاندھی دیہی گرام سوراج میں پکّا یقین رکھتے تھے۔ اُن کے مطابق پنچایتی راج کی آزادی بنیادی سطح سے شروع ہونی چاہیے۔ ہر گاؤں ایک مکمّل گن راجیہ- جمہوری حکومت ہے۔ اقتدار کی غیر مرکزیّت کے ذریعہ ہی صحیح معنی میں جمہوریت قائم ہوسکتی ہے۔ اِس لیے مکمل اقتدار پنچایتوں کے تحت ہونا چاہیے۔ پنچایتوں کے مکمل اقتدار اور اختیار کے ذریعہ ہی دیہی علاقوں میں عوام خوش حال ہوسکیں گے۔ گاندھی جی کے خیالات کے زیرِ اثر بھارت کے آئین میں حکومت کی حکمتِ عملی کے رہنما اصولوں کے تحت ریاستوں کی ذمہ داری کے طور پر مقامی خود اختیاری کے اہم ادارے کے طور سے گرام پنچایتوں کی تشکیل سے متعلق واضح ہدایتی اصول دیے گئے ہیں۔

آزادی کے بعد پہلے پنچ سالہ منصوبے میں 1952 میں قومی ترقی پروگرام عمل میں آئے، اِن پروگراموں کا اہم مقصد عوام کی حصہ داری تھا،لیکن یہ پروگرام عوام کو ترغیب نہ دے سکا۔قومی ترقی پروگرام کے تحت مالیات، آلات کے استعمال کے لیے حکومت پر انحصار کرنا پڑتا۔عوام اپنی مدد آپ کرسکیں یہ خیال آگے نہ بڑھا۔ پنڈت جواہرلال نہرو نے پنچایتوں کو موثر بنانے پر زور دے کر پنچایتی راج کو ایک انقلابی تجربہ کے طور پر پہچان دی تھی۔

عوامی ترقی پروگرام کا مقصد الگ الگ نظریہ سے دیہی ترقّی تھا، یہ مقصد بر نہ آنے پر یہ واضح ہوا کہ ترقّیاتی پروگرام میں عوام کی شرکت تب ہی موثر ہوسکتی ہے جب مقامی سطح پر پالیسی تیار کرنے اور الگ الگ منصوبے تیار کرنے اور عمل کرنے میں عوام کو شریک کیا جائے یا اُن کو جوڑا جائے۔

1952 میں شروع کیا گیا عوامی ترقّی پروگرام کی قدر شناسی (Monitoring) کے لیے اور اُس میں موجود خامیوں کو دور کرنے کے لیے 1957 میں پلاننگ کمیشن(Planning Commission) کی پراجیکٹ کمیٹی نے بلونت رائے مہتا کی زیرِ صدارت ایک جائزہ کمیٹی تشکیل دی۔ اِس کمیٹی نے 'لوک شاہی وِیکیندری کَرن' (Decentralisation of Democracy) 'جمہوریت کی عدم مرکزیت' لفظ دیا۔جس میں نچلی سطح تک عدم مرکزیت کی حمایت کی گئی تھی۔ اِس کے لیے کمیٹی

نے اختیارات کو جمہوری طرز پر تفویض کر کے گاؤں، تعلقہ اور ضلع کی سطح پر عوام کے نمائندے ترقیاتی پروگرام پر عمل کریں اِس کے لیے سہ سطحی ڈھانچہ تشکیل کرنے کے لیے سفارش کی۔ دیہی ترقی کے پروگرام کی ذمہ داری اور اختیارات پنچایتیں اپنے پاس رکھیں اِس بات کے لیے انھوں نے 'پنچایتی راج' لفظ تجویز کیا تھا۔

پنچایتی راج کے معنی

گرام پنچایت سبھا

پنچایتی راج غالباً بھارت، پاکستان اور نیپال میں رائج جنوبی ایشیائی سیاسی روایت ہے۔ 'پنچایت' لفظ 'پنچ' سے ماخوذ ہے۔ پنچایت کا مطلب ہے مقامی گروہ کا منتخب کیا ہوا پانچ بزرگوں کا گروہ۔

ایس.کے. ڈے – ''پنچایتی راج عوام کی ترقّی کا راستہ ہے۔ پنچایتی راج کا صحیح مطلب تو یہ ہے کہ عوام متحد، بیدار اور خود کفیل ہوں اور حکومت کے پاس جو اختیارات ہیں وہ حاصل کر کے خود عمل کریں۔''

وِدیا ساگر شرما – ''پنچایتی راج ایک ایسا تصور ہے جو دنیا کے سامنے جمہوریت کا ایک بالکل نیا زاویۂ نظر پیش کرتا ہے۔'' مختصر یہ کہ پنچایتی راج کا مطلب ہے اختیارات کی عدم مرکزیت، جمہوری طرز پر قومی ترقیاتی کام کرنے کا اختیار رکھنے والا عوام کی منتخب کردہ پنچایتوں کا نظام۔''

پنچایتی راج کے اغراض ومقاصد

پنچایتی راج کے قیام کے اغراض ومقاصد حسبِ ذیل ہیں :

(1) اختیارات کی جمہوری طرز پر عدم مرکزیّت :

پنچایتی راج کا ایک اہم مقصد اختیارات کی جمہوری طرز پر عدم مرکزیت ہے۔ جمہوری سماج میں اختیارات کی غیر مرکزیت کے ذریعہ سماج کے تمام لوگ اختیارات میں عملی طور سے شریک ہوتے ہیں۔ دیہاتوں کی مقامی سطح کی انتظامی ذمہ داری اور اختیار دیہات کے لوگوں کو حاصل ہوں اور وہ بہبودی کے کاموں میں دلچسپی لینے لگیں، اقتدار کی اعلیٰ سطح تک اُنہیں رائے زنی کا موقع ملے وغیرہ مقاصد کو سامنے رکھ کر پنچایتی راج کا قیام کیا گیا ہے۔

(2) عوامی ترقّیاتی پروگرام کو بحال کرنا :

عوامی ترقّیاتی پروگراموں کے ہدف حاصل نہیں ہوتے تھے۔ بلونت رائے مہتا کمیٹی نے عوامی ترقیاتی پروگراموں کو دوبارہ زندہ کرنے کے مقصد سے پنچایتی راج کے قیام کی حمایت کی۔ دیہی بہبودی کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لیے دیہی آبادی کی شرکت بے حد ضروری ہے۔ پنچایتی راج نظام داخل کرنے سے عوام اِس پروگرام میں شرکت کریں گے اور اُنہیں عوام کی حمایت حاصل ہوگی۔ یہ پروگرام ہمارا اپنا ہے اِس بات کا احساس پیدا ہوگا تو وہ زیادہ موثر اور کامیاب ہوگا، یہ مقصد پنچایتی راج کا ہے۔

(3) عوامی شرکت میں اضافہ کرنا :

دیہی بہبودی کے پروگراموں میں عوام کی شرکت بڑھانا اور تعاون حاصل کرنا اور لوگوں کی حمایت حاصل کرنا مقصود ہے۔ عوام اپنے مسائل خود حل کرے اور ترقیاتی پروگراموں میں شرکت کرے، یہ مقصد ہے۔

(4) دیہاتوں کی تعمیرِ نو کرنا :

پنچایتی راج کا بنیادی مقصد دیہاتوں کی ہمہ گیر بہبودی کے ذریعہ تعمیر نو کرنا ہے۔ جس میں دیہی مسائل مثلاً، غریبی، ناخواندگی، بے روزگاری وغیرہ دور کر کے اُن کا سماجی-معاشی رتبہ بلند کر کے اُن کی بنیادی ضرورتوں کو پورا کرنا ہے۔

(5) عوام کی اختیار کاری :

پنچایتی راج کے قیام کا مقصد عوام کی اختیار کاری ہے۔ جس میں خواتین کے لیے 1/3 نشستیں، درج فہرست ذاتیں، درجِ فہرست قبائلی ذاتیں اور دیگر

پسماندہ طبقوں کے لیے آبادی کے لحاظ سے رِزرویشن کا اہتمام، پنچایتوں کو اختیارات اور ذمّہ داری کی تفویض اور دیہی بہبودی کے لیے خود اختیاری اداروں کی معاونت کے ذریعہ عوام کی اختیار کاری مقصود ہے۔

پنچایتی راج کا سہ سطحی ڈھانچہ

پنچایتی راج کا سہ سطحی ڈھانچہ

پنچایتی راج ایک طرزِ حکومت ہے۔ جہاں گرام پنچایتیں اِنتظامیہ کی بنیادی اکائی ہے۔ ریاستی حکومت نے پنچایتی راج کا طرزِ حکومت 1950 سے 1960 کی دہائی میں اختیار کیا تھا۔ 24 اپریل، 1993 کے دِن بھارت میں پنچایتی راج کے لیے آئینی قانون (73 ویں ترمیم) آئینی درجہ دیتا ہے۔ بلونت رائے مہتا کمیٹی نے سہ سطحی (گرام، تعلقہ اور ضلع) پنچایتی راج کے قیام کی سفارش کی تھی۔ بھارت کی ہر ریاستی حکومت نے اپنی سہولت کے مطابق جمہوری عدم مرکزیّت کی شکل کو رائج کیا ہے۔

بلونت رائے مہتا کمیٹی کی سفارش کے مطابق سہ سطحی پنچایتی راج کا ڈھانچہ حسبِ ذیل تھا:

پنچایتی راج

↓

گرام پنچایت

(1) گرام پنچایت کے منتخب ممبران

(2) گرام پنچایت کے افسران

↓

منتری — گرام سیوک

تعلقہ پنچایت

(1) تعلقہ پنچایت کے منتخب ممبران

(2) کو ممبران اور مدعو ممبران

(3) تعلقہ پنچایت کی کمیٹیاں

(4) تعلقہ پنچایت صدر

(5) تعلقہ وِکاس ادھیکاری (TDO)

ضلع پنچایت

(1) منتخب ممبران

(2) کو۔ممبران اور مدعو ممبران

(3) ضلع پنچایت کی مختلف کمیٹیاں

(4) ضلع پنچایت صدر

(5) ضلع وکاس ادھیکاری (DDO)

پنچایتی راج کے ڈھانچہ میں گرام پنچایت سب سے نیچے کی اکائی، اُس کے بعد تعلقہ کی سطح پر تعلقہ پنچایت اور سب سے اوپر ضلع کی سطح پر ضلع پنچایت ہے۔ اِن تینوں سطحوں پر انتظامی-حکومتی اور ترقی کی سطح پر کارگزاری کرنے والے عملے کو سہ سطحی ڈھانچہ کہتے ہیں۔ پنچایتوں کے انتخاب کے لیے خصوصی الیکشن کمیشن کی تشکیل کی جاتی ہے۔ اِن تینوں سطحوں کی پنچایتوں کی تشکیل سے متعلق معلومات حسبِ ذیل حاصل کریں گے۔

(1) گرام پنچایت (سطحِ اوّل)

پنچایتی راج کی تشکیل میں گرام پنچایت بنیادی اِکائی ہے۔ گرام پنچایت کے ممبران کی تعداد آبادی کے لحاظ سے متعین کی جاتی ہے۔ گرام پنچایت دیہات میں مقامی سطح پر لوگوں کے ذریعہ منتخب نمائندوں سے بنی مقامی خود اختیاری ادارہ ہے۔ بالغ رائے دہندگی کی بنیاد پر پنچایت کے انتخاب ہوتے ہیں۔ گرام وِکاس کے کام اور مقامی مسائل کے حل کی ذمہ داری اور اختیارات گرام پنچایت کو حاصل ہیں۔ گرام پنچایت کے ڈھانچہ میں منتخب ممبران ہوتے ہیں اور دیگر حکومت کے مقرّر کردہ منتری اور گرام سیوک دو افسران ہوتے ہیں جو انتظامی اُمور میں سرپنچ کی معاونت اور رہنمائی کرتے ہیں۔

گرام پنچایت کے منتخب ممبران :

گرام پنچایت کے ممبران کی پسند انتخاب کے ذریعہ کی جاتی ہے۔ گاؤں کے بالغ رائے دہندگان خفیہ بیلٹ اصول پر گرام پنچایت کے ممبران کا انتخاب کرتے ہیں۔ گرام پنچایت میں گاؤں کی آبادی کے لحاظ سے کم از کم سات اور زیادہ سے زیادہ 15 ممبران ہوتے ہیں۔ گرام پنچایت کے ممبران کے طور پر گاؤں کے ایس.سی.،

آدی باسی اور خواتین کے لیے کچھ نشستیں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ گاؤں کے ووٹر سرپنچ اور گرام پنچایت کے دیگر ممبران کا انتخاب کرتے ہیں۔ ووٹروں کے ذریعہ منتخب یہ ممبران مل کر نائب سرپنچ کا انتخاب کرتے ہیں۔ سرپنچ گرام پنچایت کا سربراہ ہے۔

سرپنچ گرام پنچایت کے سربراہ کی حیثیت سے گاؤں کی بہبودی کے کام اور انتظامی امؤر میں اہم کردار ادا کرتا ہے۔ اِس کے علاوہ سرپنچ پنچایت کے کام کاج پر نگرانی اور گرام پنچایت کے ممبران کے فیصلوں پر عمل کرنے کا کام بھی کرتا ہے۔

گرام پنچایت کے اعضاء گجرات راجیہ کے پنچایتی قانون کے مطابق حسبِ ذیل ہیں :

- **گرام سبھا** : گاؤں کے تمام ووٹر گرام سبھا کے ممبران ہیں۔ گرام سبھا بنیادی اِکائی ہے جس کے سامنے گرام پنچایت جوابدہ ہے۔ گرام پنچایت کا بجٹ اور ترقیاتی پروگرام پر گرام سبھا غور وفکر کرتی ہے۔ سال میں دو مرتبہ گرام سبھا کی نشست کا اہتمام کرنا لازمی ہے۔
- **مجلسِ عاملہ (کاروباری سمیتی)** : گرام پنچایت کے منتخب ممبران میں سے پانچ ممبران کی مجلسِ عاملہ تشکیل دی جاتی ہے۔ پانچ ممبروں میں سے ایک خاتون ممبر ہوتی ہے اور ایک ایس.سی. یا آدی باسی ممبر ہوتا ہے۔ نئی آخری آئینی ترمیم 73 کے مطابق پنچایتوں میں ہر سطح پر خواتین کی نمائندگی 33 فیصد کردی گئی ہے۔
- **سماجی نیائے سمیتی** : گاؤں کے کمزور طبقوں کے افراد کو سماجی انصاف مہیّا ہو سکے ایسے کام کرنے کے لیے سماجی نیائے سمیتی تشکیل دی جاتی ہے۔
- **نیائے پنچایت** : قریب کے پانچ-سات گاؤں کے ایک گروہ کے لیے ایک مشترکہ نیائے پنچایت ہوتی ہے۔ گروہ کے ہر گاؤں سے ایک-ایک ممبر نیائے پنچایت کے ممبر کی حیثیت سے کام کرتا ہے۔ نیائے پنچایت کے ممبر کی حیثیت سے گاؤں کے ووٹروں میں سے تعلیم یافتہ اور اہل فرد کو گرام پنچایت منتخب کرتی ہے۔ یہ ممبران خود اُنہی میں سے ایک کمیٹی تشکیل دیتے ہیں۔ نیائے پنچایت کچھ دیوانی اور فوجداری اختیارات رکھتی ہے۔ نیائے پنچایت گاؤں کے مقامی مسائل کو حل کر کے انصاف کرنے کا کام کرتی ہے۔
- **سمادھان پنچ** : ہر گاؤں میں ایک سمادھان پنچ تشکیل دیا جاتا ہے۔ سمادھان پنچ کے مستقل ممبر کی حیثیت سے ایک فرد رہتا ہے۔ گاؤں کے ووٹروں میں سے تعلیم یافتہ اور اہلِ فرد کو گرام پنچایت سمادھان پنچ کے ممبر کی حیثیت سے منتخب کرتی ہے۔ نزاعات کا سمادھان کرنے کے لیے سمادھان پنچ بیٹھتا ہے، اُس وقت اُس کا ایک مستقل ممبر اور دونوں فریقوں کی پسند کے ایک-ایک ممبر یوں تین ممبر پر مشتمل سمادھان پنچ تشکیل پاتا ہے۔ نیائے پنچایت کی جانب سے پیش کردہ مقدّمہ دونوں فریقوں کی شنوائی کے بعد سمادھان کرنے کی کوشش کرتا ہے۔

گرام پنچایت کی سطح پر پنچایت کا منتری اور گرام سیوک دو افسران ہیں، جو انتظامی امور میں سرپنچ کی معاونت کرتے ہیں۔

گرام پنچایت کا منتری :

گرام پنچایت کا منتری حکومت کا مقرّر کیا ہوا ملازم ہے۔ منتری گرام پنچایت کا دفتر سنبھالنے، اُس کی حفاظت کرنے اور بجٹ اور تخمینے بنانے میں اور رپورٹ تیار کرنے میں پنچایت کی مدد کرتا ہے۔ علاوہ اِس کے گرام پنچایت کے مالی حسابات رکھنا اور اُن حسابات پر سرپنچ کے دستخط کروانا اُسی کا کام ہے۔ سرپنچ اور پنچایت کے دیگر عہدہ داران حکومت کے قانون وضوابط کے دائرے میں رہ کر کام کاج کرتے رہیں یہ بھی اُسی کو دیکھنا ہوتا ہے۔

گرام سیوک یا دیہی سطح کا کارکن :

اِسے گرام وِکاس ادھیکاری کہا جاتا ہے۔ جو پنچایت کے الگ الگ منصوبے تیار کرنے میں مدد کرتا ہے اور مختلف بہبودی کے پروگرام کے بارے میں معلومات فراہم کرتا ہے۔ زراعت کے لیے قرض حاصل کرنے میں کسانوں کی مدد کرتا ہے۔ بیج اور کھاد جیسی اشیاء کی فراہمی کے لیے بندوبست کرتا ہے اور جدید زراعتی طریقوں کے بارے میں کسانوں کو باخبر کرتا ہے۔ وہ تعلقہ پنچایت کو منصوبوں کی عمل واری اور ہدف حاصل کرنے کے بارے میں رپورٹ پیش کرتا ہے۔

گرام پنچایت کے کام :

گرام پنچایت کو گاؤں کی مجموعی بہبودی کے لیے کئی طرح کے کام انجام دینے ہوتے ہیں۔ گاؤں کی بنیادی ضرورتوں کو پوری کرنے کے لیے اُس کے دو قسم کے اہم کام ہیں :

(1) **بلدیاتی کام(Civil works)** : بلدیاتی کاموں میں صفائی، ستھرائی، آب رسانی، سڑکوں کی تعمیر اور اُن کا رکھ رکھاؤ، اِسٹریٹ لائٹنگ، قبرستان اور شمشان کا انتظام، ابتدائی تعلیم، کنویں اور تالاب جیسے عوامی مقامات، مذہبی مقامات وغیرہ کا رکھ رکھاو اور حفاظت کرنا شامل ہیں۔

(2) **بہبودی-ترقّیاتی کام** : امداد باہمی کی سرگرمی کو تیز رفتار بنانا، کمزور طبقوں کے لوگوں کی بہبودی کے لیے خصوصی اہتمام کرنا، گاؤں کے نوجوانوں، خواتین، بچوں وغیرہ کی بہبودی کے لیے مختلف سرگرمیاں کرنا، گاؤں میں میلوں اور بازار کا انتظام کرنا وغیرہ مختلف کام گرام پنچایت کو کرنے ہوتے ہیں۔

آمدنی کے ذرائع : اِن کاموں کو کرنے کے لیے گرام پنچایت کچھ مقامی ٹیکس داخل کر کے فنڈ جمع کرسکتی ہے۔ اِس کے علاوہ حکومت کی طرف سے گرانٹ، عوامی چندہ، ضلع پنچایت اور تعلقہ پنچایت کی جانب سے مالی امداد وغیرہ ذرائع سے گرام پنچایت کو فنڈ حاصل ہوتے ہیں۔

(2) تعلّقہ پنچایت (سطحِ دوم) :

تعلّقہ پنچایت کا مقام گرام پنچایت اور ضلع پنچایت کے درمیان میں ہے۔ ایک لاکھ کی آبادی تک تعلقہ پنچایت 15 ممبران پر مشتمل ہوتی ہے۔ 25 ہزار کی آبادی بڑھنے پر دو ممبران کا اضافہ ہوتا ہے۔ مجموعی نشستوں میں سے 1/3 نشستیں خواتین کے لیے محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ اِس کے علاوہ آبادی کی مناسبت سے ایس.سی.، آدی باسی اور دیگر پسماندہ طبقات کے لیے نشستیں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ تعلّقہ پنچایت کی معیاد 5 سال ہوتی ہے۔

تعلقہ پنچایت کا ڈھانچہ (انتظامی ساخت) :

تعلقہ پنچایت کی انتظامی ساخت کے اجزاء حسبِ ذیل ہیں :

- **منتخب ممبران** : تعلّقہ کے تمام دیہاتوں کے ووٹر براہ راست انتخاب میں تعلّقہ پنچایت کے ممبران کو خفیہ بیلٹ طریقہ سے منتخب کرتے ہیں۔ یہ منتخب ممبران تعلّقہ پنچایت کے صدر اور نائب صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔
- **کو ممبران اور مدعوٗ ممبران** : تعلّقہ پنچایت میں منتخب ممبران کے علاوہ کو ممبران اور مدعوٗ ممبران ہوتے ہیں۔ یہ ممبران تعلّقہ پنچایت کے اجلاس میں حصّہ لیتے ہیں، بحث میں شامل ہوتے ہیں، مشورے دے سکتے ہیں، مگر اُنھیں ووٹ ڈالنے کا حق نہیں۔
- **تعلقہ پنچایت کی کمیٹیاں** : تعلّقہ کے گاؤں کی بہبودی کے کام کرنے کے لیے تعلّقہ پنچایت اپنے ممبران میں سے مجلس عاملہ (کاروباری سمیتی) اور سماجی نیائے کمیٹی تشکیل دیتی ہے۔ اِس کے علاوہ حسبِ ضرورت اِختیاری کمیٹیاں تشکیل دیتی ہیں۔

(1) **مجلسِ عاملہ (کاروباری کمیٹی)** : تعلقہ پنچایت کے ممبران خود انھیں میں سے 9 ممبران تک کاروباری کمیٹی بناتے ہیں۔ یہ ممبران اُن میں سے ایک ممبر کو کمیٹی کا صدر منتخب کرتے ہیں۔ اِس کمیٹی کی میعاد دو سال ہوتی ہے۔

(2) **سماجی نیائے کمیٹی** : تعلقہ پنچایت میں اِس کمیٹی کی تشکیل لازمی ہے۔ اِس کمیٹی کے ممبران کی تعداد زیادہ سے زیادہ پانچ ہوتی ہے اور وہ تعلقہ پنچایت طے کرتی ہے۔

تعلقہ پنچایت کا صدر :

تعلقہ پنچایت کے منتخب ممبران صدر اور نائب صدر کا انتخاب کرتے ہیں۔ صدر تعلقہ دیہی آبادی کی نمائندگی کرنے والا جمہوری لیڈر ہے۔

تعلّقہ وِکاس ادھیکاری (TDO) :

تعلّقہ وِکاس ادھیکاری تعلقہ پنچایت کے انتظامی امؤر انجام دینے کے لیے حکومت کا مقرّر کیا ہوا افسر ہے۔ حکومتی اور انتظامی امور انجام دینے کے لیے صدرِ پنچایت کی رہنمائی کرتا ہے۔

تعلّقہ پنچایت کے کام :

(1) **صحت اور رصفائی** : اِس صدر کے تحت تعلقہ پنچایت کو دیہی آب رسانی، پانی کی آلؤدگی کو روکنا، ابتدائی صحت کے مراکز (PHC)، شفا خانے، زچّہ ہسپتال اور خاندانی منصوبہ بندی سے متعلق امؤر انجام دینے ہوتے ہیں۔

(2) **تعلیم** : تعلقہ پنچایتیں تعلقہ کے دیہاتوں میں پرائمری اسکول قائم کرنا اور چلانا، پرائمری اسکول کے مکانوں کی تعمیر کرنا، کھیل کوٗد کے میدان تیار کرنا،

ثانوی تعلیم سے متعلق امور انجام دینا اور سماجی تعلیم سے متعلق امور میں غیر رسمی تعلیم اور تعلیم بالغاں کے کام انجام دینا ہے۔

(3) **تعمیری کام** : تعلقہ کے دیہاتوں کو جوڑنے والے راستے، بڑے راستوں کو جوڑنے والے راستے، دیہات کے راستوں کی تعمیر اور اُن کے رکھ رکھاؤ کے کام انجام دینا ہوتے ہیں۔ اِس کے علاوہ تعلقہ کے راستوں کے کناروں پر شجر کاری کا کام انجام دینا ہوتا ہے۔

(4) **دیہی رہائش گاہیں**: تعلقہ پنچایت کو تعلقہ کے دیہاتوں میں اُن کے گام تل کی بہبودی اور دیہاتی رہائش گاہوں کی منصوبہ بندی کا کام انجام دینا ہوتا ہے۔

(5) **زراعت** : تعلقہ پنچایت کو تعلقہ کے علاقہ میں زرعی اصلاحات، آب پاشی کے لیے نہروں کی تعمیر، اصلاحِ زمین، تحفظِ زمین، زراعت اور آبپاشی کے لیے قرضوں کا اہتمام، کسانوں کے لیے تعلیم وتربیت اور توسیعی پروگرام، واٹر شیڈ کے کام اور گوداموں کی تعمیر اور اُن کا رکھ رکھاؤ کرنا، وغیرہ کام انجام دینے ہوتے ہیں۔

(6) **حیوانی کاشتکاری کی نشوونما** : تعلقہ پنچایت کو حیوانات کے لیے شفاخانے چلانا، حیوانات کے لیے مصنوعی اِن سیمینیشن کے مراکز قائم کرنا، ڈیری سے متعلق امور کے کام انجام دینے ہوتے ہیں۔

(7) **دیہی صنعت کاری** : دیہی صنعت کاری کی ترقّی کے لیے تعلقہ پنچایت کو پیداوار-کم-تعلیم گاہیں قائم کرنا، دیہی صنعت وحرفت اور گھریلو صنعتوں کی ترقی، تکنیکی اور پیشہ ورانہ تعلیم گاہیں قائم کرنا اور چلانے سے متعلق کام انجام دینے ہوتے ہیں۔

(8) **کوآپریشن (امدادِ باہمی)** : تعلقہ پنچایت کو تعلقہ کے علاقوں میں امدادِ باہمی کے عمل کو بڑھاوا دینے کے لیے امدادِ باہمی کی بنیاد پر قرض، فروخت، صنعت کاری، آب پاشی سے متعلق مختلف انجمنیں قائم کرنے کا کام انجام دینا ہوتا ہے۔

(9) **اِمدادی راحت کاری** : تعلقہ پنچایت کو آفات کے مواقع جیسے کہ سیلاب، آگ، زلزلہ، وبائی امراض، قحط کے مواقع پر تعلقہ کے علاقے میں دیہات کے لوگوں کو راحت کاری کے ذریعہ امداد پہنچانے کا کام انجام دینا ہوتا ہے۔

(10) **رفاہِ عام اور تحفّظ** : تعلقہ پنچایت کا کام تعلقہ کے دیہاتوں میں چھوت چھات کا انسداد، سماج کے پسماندہ طبقوں، جسمانی طور سے معذور، بوڑھے، بے بس، بیوائیں، طلاق شدہ خواتین کی بہبودی کے لیے منصوبے تیار کرکے اُن پر عمل کرنا ہوتا ہے اور یتیم خانے اور غریبوں کے لیے پناہ گاہیں تعمیر کروانا اور چلانے کا کام انجام دے کر ضرورت مند افراد کو سماجی تحفظ مہیا کرنا ہوتا ہے۔

(3) ضلع پنچایت (سطحِ سوم) :

پنچایتی راج کے سہ سطحی ڈھانچے میں ضلع پنچایت سب سے اوپر کی سطح کا ادارہ ہے۔ 4 لاکھ تک کی آبادی والی ضلع پنچایت 17 ممبران پر مشتمل ہوتی ہے۔ اِس کے بعد ہر ایک لاکھ کی آبادی پر دو ممبران کا اضافہ ہوتا ہے۔ ضلع پنچایت کی مجموعی نشستوں میں سے 1/3 نشستیں خواتین کے لیے محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ آبادی کی مناسبت سے ایس.سی. اور آدی باسی لوگوں کے لیے نشستیں اور صدارتیں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔ بخشی پنچ (دیگر پسماندہ طبقات) کے لیے 10% نشستیں اور صدارتیں محفوظ رکھی جاتی ہیں۔

ضلع پنچایت کا ڈھانچہ (انتظامی ساخت) :

ضلع پنچایت کے انتظامی ساخت کے اعضاء حسبِ ذیل ہیں:

(1) **منتخب ممبران** : ضلع کی دیہی ووٹروں کے ذریعہ براہ راست انتخاب سے منتخب ممبران کے علاوہ نامزد ممبران، عہدے کی رُو سے ممبران اور کوآپٹ ممبران ہوتے ہیں۔ یہ منتخب ممبران ضلع پنچایت کا صدر اور نائب صدر منتخب کرتے ہیں۔

(2) **کوممبران اور مدعو ممبرون** : ضلع پنچایت میں براہِ راست منتخب ہونے والے ممبران کے علاوہ عہدہ کی رُو سے ممبران، نامزد ممبران اور کوآپٹ ممبران ہوتے ہیں۔ منتخب ممبران کے مقابلے میں اِن ممبران کے حقوق محدود ہوتے ہیں۔ اُنھیں ووٹ ڈالنے کا حق نہیں ہوتا۔

(3) **ضلع پنچایت کی کمیٹیاں** : ضلع پنچایت کو ضلع کے دیہاتوں میں فلاح و بہبود کے مختلف کام کرنے ہوتے ہیں۔ یہ کام کرنے کے لیے ضلع پنچایت کے ممبران پر مشتمل تقریباً 10 کمیٹیاں بنائی جاتی ہیں۔ ہر کمیٹی کے ممبران خود اُنھیں میں سے کسی ایک ممبر کو کمیٹی کا صدر منتخب کرتے ہیں۔ صدر کی رہنمائی میں کمیٹی کام کرتی ہے۔

(4) **ضلع پنچایت کا صدر** : ضلع پنچایت کا صدر جمہوری طریقہ سے منتخب قائد ہے اور وہ ضلع پنچایت کے سربراہ کے طور پر کام کرتا ہے۔ پنچایتی راج میں ضلع پنچایت کی صدارت بڑی اہمیت والی مانی گئی ہے۔ صدر ضلع دیہی عوام کا نمائندہ ہے۔ پنچایتی راج کی کامیابی کا اور دیہی فلاح و بہبود کی کامیابی کا اِنحصار صدر کی کارکردگی پر ہوتا ہے۔

(5) **ضلع وِکاس ادھیکاری (DDO)** : ضلع وِکاس ادھیکاری ضلع پنچایت کے تحت حکومت کا افسر ہے۔ اُسے ضلع پنچایت کے دفتر میں انتظامی امور کی ذمہ داری سنبھالنی ہوتی ہے۔ حکومت کا افسر ہونے کے ناتے ضلع پنچایت کے منتخب ممبران اور صدر کو حکومت کے قوانین کی معلومات اور رہنمائی فراہم کرنی ہوتی ہے۔

ضلع پنچایت کے کام

ضلع پنچایت اپنی نگرانی میں تمام تعلقہ اور دیہاتوں کی ہمہ گیر فلاح و بہبودی کے کاموں کے لیے رہنمائی کرتی ہے۔ ضلع پنچایت کے کچھ کام حسبِ ذیل ہیں :

(1) پورے ضلع کے دیہی علاقوں کے لیے ترقیاتی پالیسی تیار کرکے تعلقہ اور گرام پنچایتوں سے اُن کا عمل کرواتی ہے۔

(2) ضلع کے منتخب تعلقوں کو اور دیہاتوں کو جوڑنے والے رستوں کی تعمیر اور ضلع کے دیہی علاقوں کے عوام کو نقل و حرکت کے ذرائع کی سہولت مہیّا کرتی ہے۔

(3) ضلع کی زرعی پیداوار میں اور اضافہ ہو اِس کے لیے زراعت سے متعلق تمام سہولتیں مثلاً آب پاشی، بیج، کھاد، کیڑے مار دوائیں، زراعت کے نئے طریقے وغیرہ فراہم کرتی ہے۔

(4) ضلع کے دیہی علاقوں میں بے روزگاری میں کمی آئے اِس کے لیے چھوٹے پیمانے کی صنعتیں، دستکاری کی صنعتوں کا قیام اور دیہاتوں کے بے روزگار افراد کو روزگار کے مواقع ملیں ایسے پروگرام تیار کرکے تعلقہ پنچایتوں سے اُن پر عمل کرواتی ہے۔

(5) دیہاتی علاقوں کے لوگوں کی صحت کی اصلاح کے لیے دیہی صحت کے مراکز، خاندانی منصوبہ بندی کے مراکز، ماں اور بچہ فلاح مراکز قائم کرنے کا کام ضلع پنچایت کرتی ہے۔ دیہاتوں میں جب وبائی بیماریاں برپا ہوں تب ضلع کے صدر مقام سے علاج کا سازوسامان، طبیبوں کی ٹیم، داوئیں وغیرہ بلا تاخیر کسی بھی دیہات میں فراہم کرنا ضلع پنچایت کا کام ہے۔

(6) ضلع کے دیہاتوں میں ناخواندگی دور کرنے کے لیے ضلع پنچایت خصوصی اقدام کرتی ہے۔ ہر دیہات میں ابتدائی اسکولیں قائم کرنا، مالی امداد کا انتظام کرنا، تعلیمی سازوسامان مہیّا کروانا، دیہی اسکولوں میں اساتذہ کی بھرتی اور تبادلے کرنا، اسکولوں کا معائنہ کرکے تعلیمی اصلاح کے بارے میں مشورے دینا، ناخواندہ بالغان کو خواندگی فراہم کرنے کے لیے سہولیات مہیّا کرنا وغیرہ امور انجام دیتی ہے۔

(7) ضلع کے دیہی علاقوں میں آباد کمزور طبقوں کے لوگ مثلاً ایس.سی.، آدی باسی، کسان، کھیت مزدور وغیرہ کی بہبودی کے لیے منصوبہ بندی کرنا، تعلقہ پنچایتوں کے ذریعہ بھی منصوبہ بندی کروانا اور اُنھیں عملی جامہ پہنانے کا کام ضلع پنچایت انجام دیتی ہے۔

(8) ضلع کے دیہاتی علاقوں میں ثقافتی اور کھیل کوُد کی سرگرمیوں کو فروغ حاصل ہو، کتب خانوں کا قیام کیا جائے، نوجوانوں کی ترقی اور خواتین کی ترقی کے لیے ادارے قائم کیے جائیں وغیرہ تعلقہ پنچایت اور گرام پنچایت کے امور میں ضلع پنچایت مددگار بنتی ہے۔ اِن کاموں کے لیے سازوسامان اور مالی امداد بھی مہیّا کرتی ہے۔

مختصر یہ کہ ضلع پنچایت کو پنچایتی راج کے ضلعی سطح کے سب سے اعلیٰ جمہوری ادارے کے طور پر دیہی علاقوں کی ہمہ گیر فلاح و بہبود کے لیے کوششیں کرنی ہوتی ہیں۔ اِن کاموں کے لیے کچھ مالی امداد ریاستی حکومت کی طرف سے دی جاتی ہے۔ اِس کے علاوہ ضلع پنچایت کو زمین محصول، مقامی ٹیکس وغیرہ سے بھی آمدنی ہوتی ہے۔ ضلع پنچایت اپنی آمدنی کے لیے دیگر ذرائع کا بھی اہتمام کرسکتی ہے۔

پنچایتی راج کے سماجی اثرات

پنچایتی راج کے قیام کا مقصد اختیارات کی جمہوری طرز پر عدم مرکزیت اور دیہاتوں کی ہمہ گیر فلاح و بہبود کے لیے کوشش کرنا ہے، اِس مقصد کے ضمن میں پنچایتی راج کے دیہی سماج پر سماجی اثرات خصوصاً حسبِ ذیل دکھائی دیتے ہیں :

(1) **جمہوری قدروں کی اشاعت** : بھارت کی اکثر آبادی دیہاتوں میں آباد ہے۔ پنچایتی راج کے عمل کی وجہ سے دیہی سماج میں جمہوری قدروں کی اشاعت میں تیزی واقع ہوئی ہے۔ دیہاتوں کے ووٹر کو اپنے ووٹوں کا استعمال کر کے اپنا نمائندہ منتخب کرنے کا موقع ملتا ہے۔

(2) **نئی قیادت پیدا ہوتی ہے** : روایتی دیہی سماج میں عموماً عمر دراز افراد کو موروثی طریقہ سے قیادت ملتی تھی۔ پنچایتی راج کی وجہ سے انتخابات میں دیہاتوں کے نوجوانوں اور تعلیم یافتہ طبقہ کو انتخابات میں نمائندگی کا اور منتخب ہونے کا موقع ملا ہے۔ اِس کے نتیجہ میں نوجوان، تعلیم یافتہ اور ترقی پسند قیادت پیدا ہوئی ہے۔

(3) **اقتدار کے ڈھانچہ میں تبدیلی** : پنچایتی راج کے قیام کے بعد اقتدار کا عدم مرکزیّت ممکن ہوا ہے۔ دیہاتوں کے لوگوں کے ہاتھ میں اقتدار آیا ہے۔ وہ خود ہی اپنے نمائندے منتخب کر کے فلاح و بہبودی کے پروگرام کی منصوبہ بندی کرتے ہیں۔ پنچایتی راج کے ذریعہ مساوات اور آزادی کی سمت میں اقتدار کی تقسیم ہونے لگی ہے۔

(4) **سماجی حرکت پزیری میں اِضافہ** : پنچایتی راج کی وجہ سے سماجی ترقی کی حرکت پزیری میں اضافہ ہورہا ہے۔ پنچایت کی تینوں سطحوں میں محفوظ نشستوں کے اہتمام کے سبب الیس سی. اور آدی باسی لوگوں کو پنچایتوں میں منتخب ہونے کا اور اقتدار حاصل کرنے کا موقع ملا ہے، نتیجے میں روایتی لحاظ سے پس ماندہ ذاتوں کے افراد کو سیاسی اور معاشی-سماجی درجہ سُدھارنے یا بلندی پر لے جانے کا موقع فراہم ہوا ہے۔ اِس طرح سیاسی، سماجی اور معاشی میدان میں سماجی حرکت پزیری میں اضافہ ہوا ہے۔

(5) **سیاسی بیداری** : پنچایت کے انتخابات نے سیاسی بیداری میں کردار نبھایا ہے۔ انتخابات کے موقع پر مختلف سیاسی جماعتوں کے رہنما دیہاتوں کی ملاقات لیتے ہیں، وہاں جلسے کرتے ہیں اور سیاسی جماعت کے وعدے دیتے ہیں۔ اِس کے نتیجہ میں عوام قومی سیاسی جماعتوں، جماعتی طرزِ کار، جماعت کی سماجی اور معاشی پالیسی وغیرہ سیاسی مسئلوں سے واقف ہوتے ہیں جس سے دیہاتی عوام کی سیاسی سوجھ بوجھ اور بیداری میں اضافہ ہوا ہے۔

(6) **غیر فرقہ واریت کا عمل** : پنچایت کے انتخاب میں امیدوار کو مختلف ذاتوں کی حمایت حاصل کرنی ہوتی ہے۔ انتخابات کے بعد پنچایت کے ممبران کو پنچایت کے کام کاج میں بھی ذات پات کا بھید کیے بغیر ساتھ مل کر غور وفکر کر کے فیصلے لینے کے لیے ایک دوسرے کا تعاون حاصل کرنا پڑتا ہے۔ اِس لیے دیہاتی سماج میں روایتی فرقہ واریت کے خیالات کمزور پڑے ہیں اور غیر فرقہ واریت کی قدروں کی اشاعت ہوتی جارہی ہے۔

(7) **سماجی فاصلہ میں کمی** : پنچایتی راج کی وجہ سے دیہاتوں کی مختلف اونچی-نیچی ذاتوں، قوموں، مردوں اور عورتوں، کسانوں اور کھیت مزدوروں وغیرہ طبقوں میں روایتی سماجی فاصلہ کم ہونے لگا ہے۔ اگلے وقتوں میں اِن تمام طبقوں کے درمیان ایک قسم کی سماجی جدائی پائی جاتی تھی مگر اب پنچایت کے انتخابات میں، اُس کے کام کاج میں، دیہات کے عوامی ترقیاتی کاموں میں ہر طبقے کے افراد کو ایک دوسرے کے ساتھ باہم ملنا اور سماجی تعلق پیدا کرنا ضروری ہو جاتا ہے۔ اِس لیے آہستہ آہستہ اُن کی درمیان سماجی فاصلوں میں کمی واقع ہونے لگی ہے۔

(8) **عوامی شرکت میں اضافہ ہوا** : پنچایتی راج کے قیام کا مقصد دیہاتوں کی فلاح و بہبودی کے کاموں میں لوگوں کی حصہ داری کو فروغ دینا تھا۔ اِس میں کامیابی حاصل کی جاسکی ہے، جو کچھ تجزیاتی مطالعوں سے معلوم ہوتا ہے۔ اب دیہاتوں میں پنچایت کا مکان، گوبر گیس پلانٹ، واٹر ورکس، عوامی پاخانے، اسٹریٹ لائٹ اور شجر کاری وغیرہ سہولتیں مہیّا ہوئی ہیں۔ اِسی طرح، کئی دیہاتوں میں عوامی فنڈ اور حکومتی امداد حاصل کر کے بجلی مہیّا کرائی گئی ہے۔ عوام نے رضا کارانہ محنت کے روپ میں دیہات کی فلاح و بہبود میں رضا کارانہ محنت کی شکل میں حصّہ لے کر گاؤں کی ترقی میں راستے بھی بنوائے ہیں۔

پنچایتی راج کے کچھ منفی سماجی اثرات مرتب ہوئے ہیں جو مختصر میں حسبِ ذیل ہیں :

(1) **گروہ بندی اور سیاسی جماعتی تنازعات** : پنچایتی راج کے انتخابات نے دیہاتوں میں بھی سیاسی جماعتوں کے نزاعات اور گروہ بندی کو بڑھاوا دیا ہے۔ دوران انتخابات دیہاتوں میں مختلف سیاسی جماعتیں سرگرم ہوکر اپنے امیدواروں کے لیے حمایت حاصل کرنے کے لیے گروہ بندیاں کرتے ہیں۔ نتیجہ میں کئی مرتبہ دیہاتوں میں مستقل طور پر کڑواہٹ کے بیج پڑ جاتے ہیں۔

(2) **ذات پات کو بڑھاوا :** پنچایت کے انتخابات میں الگ الگ ذاتیں اپنی تعداد کی طاقت کی بنا پر امیدوار کھڑے کرتی ہیں جس سے کبھی کبھی امیدوار کی اہلیت ضمنی ہوجاتی ہے اور انتخابات جیتنے کے لیے برادری کی حمایت فیصلہ کن بن جاتی ہے۔یعنی کہ کثیر تعداد والی برادری کا امیدوار اہلیت کے معاملے میں دیگر مقابلے میں کمزور ہونے کے باوجود اُس برادری کے افراد کی حمایت حاصل کرنے کے لیے انتخابات کے پرچار میں برادری کے مقاصد کو اولیت دیتا ہے اور اپنی برادری کو آگے بڑھانے کے لیے وعدے کرتا ہے، اِس سے دیہی ذات پات کو فروغ ملتا ہے۔اس لیے ذاتیات کو نابود کرنے کے آئینی آدرش کی پسپائی ہوتی ہے۔

(3) **برادریوں کے بیچ تنازعات :** ذات پات کا رواج برادریوں کے بیچ تنازعات پیدا کرتا ہے۔مختلف برادریوں کے درمیان مفاد کی لڑائی اور گروہ بندی اُن کے درمیان جھگڑا پیدا کرتی ہیں۔ پنچایت کے انتخابات کے بعد کئی دیہاتوں میں مختلف برادریوں کے درمیان جھگڑے، مار پیٹ اور لڑائی کے واقعات پیش آتے ہیں۔ اِس طرح، پنچایتی راج طریقہ کی کچھ خامیاں بھی دیکھنے میں آتی ہیں۔

پنچایتی راج – 73 ویں آئینی ترمیم کی خصوصیات :

گرام سبھا کو پنچایتی راج طریقہ کی بنیاد مانا گیا ہے۔ یہ گرام سبھائیں حکومت کی قانون ساز اسمبلی کے ذریعہ سپرد کیے گئے کاموں اور اختیارات کا استعمال کریں گی۔

گاؤں، وسطی اور ضلعی سطحوں پر گرام پنچایتیں تین سطحوں میں منقسم ہوں گی۔ 20 لاکھ کی آبادی والی ریاستوں کو یہ اختیار ہوگا کہ اگر وہ چاہیں تو وسطی سطح پر پنچایتیں تشکیل نہ کریں۔ دفعہ 243 کے تحت صدرِمملکت کے ذریعہ مرکزی حکومت کے تحت علاقوں کے لیے خصوصی انتظام کے تحت بھی ممبر بن سکیں گے۔ براہ راست تینوں سطحوں پر ممبران کا انتخاب ہوگا۔گرام پنچایتوں کا سرپنچ وسطی اداروں کا ممبر بن سکے گا۔ اِسی طرح وسطی سطح کا ممبر ضلعی اداروں کا بھی ممبر بن سکے گا۔

ہر سطح پر پنچایتوں کی میعاد پانچ سال ہوگی اور میعاد کے ختم ہونے سے قبل انتخاب کرالیا جائے گا۔ پنچایت منسوخ کرنے کی حالت پیدا ہوجائے تب چھ ماہ کے اندر انتخاب کرانا لازمی ہوگا۔

تمام پنچایتوں میں ایس.سی.اور آدی باسی کے لیے اُن کی آبادی کے لحاظ سے نشستیں محفوظ رکھی جائیں گی۔نشستوں کی مجموعی تعداد کی 1/3 نشستیں خواتین کے لیے محفوظ رہیں گی۔ اِسی طرح پنچایت میں بھی ہر سطح پر صدر کے عہدوں کی مجموعی تعداد میں کم از کم 1/3 عہدے خواتین کے لیے محفوظ رہیں گے۔ ریاستوں کی آبادی میں ایس.سی. اور آدی باسیوں میں آبادی کا جو تناسب ہے اُس طرح کا اُن کے لیے محفوظ عہدوں کا تناسب رہے گا۔ اِس کے علاوہ ریاست کی قانون ساز اسمبلیوں کے ذریعہ پنچایت میں کسی بھی سطح پر یا صدروں کے عہدے کے لیے کسی بھی سطح پر پسماندہ ذاتوں کے افراد کے لیے عہدہ محفوظ رکھا جاسکتا ہے۔

24 اپریل، 1993 سے یعنی کہ جس دن 73 ویں آئینی ترمیم نافذ ہوئی اُس تاریخ سے ایک سال کے اندر اور اُس کے بعد پانچ سال کے خاتمے پر تمام ریاستوں میں ایک فائنانس کمیشن کی تشکیل دی جائے گی، جو ریاستوں اور تمام سطح کی پنچایتوں میں مالی وسائل کی تقسیم اور سپردگی کے کنٹرول کرنے والے اصولوں اور پنچایتوں کی مالی حالت بہتر بنانے کے راستوں پر غور کرے گا۔

ترقیاتی پروگرام نافذ کرنے کے لیے پنچایتوں کو موزوں مقدار میں مالی وسائل مہیّا کرائے جائیں گے۔

پنچایتوں کو ٹیکس وصول کرنے کی منظوری دینا اور آمدنی کا کچھ حصّہ پنچایتی راج کے اداروں کو فراہم کرنا یا نہ کرنا یہ فیصلہ ریاستی حکومت خود طے کرے گی۔

پنچایتوں کی فہرست رائے دہندگان – ووٹروں کی لسٹ تیار کرنا اور ہر انتخاب کا کام کاج ریاستی الیکشن کمیشن کا رہے گا۔جس کی تشکیل ہر ریاست میں کی جائے گی۔

اگر کسی فرد کو ریاستی قانون ساز اسمبلی کے الیکشن کے کسی قانون کے تحت یا تو ریاست کے کسی اور قانون کے تحت نااہل قرار دیا جائے تو وہ فرد پنچایت کا ممبر نہیں بن سکے گا۔

آخر میں 29 نکاتی 11 ویں فہرست کی دفع 243G الحاق کی گئی ہے۔جس کے تحت مقامی اہمیت کے کاموں کا منصوبہ تیار کرنے کا کام اور عمل درآمد میں پنچایتی راج اداروں کو اہم رول دیا جارہا ہے۔ اِن نکات میں سے بعض حسبِ ذیل ہیں :

(1) زراعت کے تحت زراعت کی وسعت کاری

(2) زمین کی اصلاح نافذ کرنا۔

(3) چھوٹی آب پاشی، پانی کا نظم اور پانی کی فراہمی کا نظام۔

اجتماعی ترقی کے لیے عوام کی شرکت اور باقاعدہ عمل کرنا ضروری ہے؛ لیکن اگر اُس میں کسی سطح پر کج عملی ہو یا قانون کی خلاف ورزی کی گئی ہو تو اجتماعی ترقی پر اُس کے منفی اثرات پڑنے سے انکار نہیں کیا جاسکتا۔ اس طرح سے قانون توڑ کر عمل کرنے کے متعلق اِس کے بعد والے سبق میں پڑھیں گے۔

مشق

1. ذیل کے سوالات کے تفصیلی جواب لکھیے :

(1) پنچایتی راج کے معنی اور مقاصد واضح کیجیے۔

(2) پنچایتی راج کے سہ سطحی ڈھانچہ کا خیال سمجھائیے۔

(3) پنچایتی راج کے سماجی اثرات بیان کیجیے۔

2. ذیل کے سوالات کے بانکات جواب لکھیے :

(1) گرام پنچایت کے کام

(2) ضلع پنچایت کے ڈھانچہ (تنظیمی ساخت) کی وضاحت کیجیے۔

(3) پنچایتی راج کے منفی اثرات سمجھائیے۔

(4) ''73 ویں آئینی ترمیم'' وضاحت کیجیے۔

3. ذیل کے سوالات کے مختصر جواب دیجیے :

(1) گرام سبھا مختصر میں واضح کیجیے۔

(2) تعلقہ پنچایت کی سماجی نیائے کمیٹی سمجھائیے۔

(3) گرام سیوک کی کارگزاری مختصراً بیان کیجیے۔

(4) پنچایتی راج کی تعریف بیان کیجیے۔

(5) تعلقہ پنچایت کی کمیٹیوں کے نام دیجیے۔

4. ذیل کے سوالات کے جواب ایک جملہ میں لکھیے :

(1) گرام پنچایتوں کے ترقیاتی کام کون کون سے ہیں؟

(2) تعلقہ پنچایت کا صدر کون بنتا ہے؟

(3) جواہرلال نہرو پنچایتی راج کے بارے میں کیا کہتے ہیں؟

(4) ٹی.ڈی.او. (TDO) کا مکمل نام لکھیے۔

(5) ڈی.ڈی.او. (DDO) کا مکمل نام لکھیے۔

5. ذیل کے سوال میں دیے گئے متبادل میں سے مناسب متبادل پسند کرکے صحیح جواب دیجیے :

(1) ''پنچایتی راج کی آزادی بنیاد سے شروع ہونی چاہیے'' یہ قول کس کا ہے؟ ☐

(الف) جواہرلال نہرو (ب) مہاتما گاندھی (ج) لارڈ مے یو (د) بلونت رائے مہتا

(2) پنچایتی راج کا مطلب ہے ......

(الف) اقتدار کی عدم مرکزیت (ب) اقتدار کی مرکزیت

(ج) غیر جانبدار اقتدار (د) عدم اقتدار

(3) پنچایتی راج میں خواتین کی نشستوں کا تحفظ کتنے فی صد ہوتا ہے؟

(الف) 22% (ب) 33% (ج) 44% (د) 40%

(4) گاؤں کی بہبودی اور انتظام کا اہم کام کون کرتا ہے؟

(الف) سرپنچ (ب) گرام سبھا (ج) پنچایت کا ملازم (د) مجلسِ عاملہ

(5) 73 ویں آئینی ترمیم کا نفاذ کب سے کیا گیا؟

(الف) 24 اپریل، 1990 (ب) 22 مارچ، 1994

(ج) 1 دسمبر، 1990 (د) 1 جنوری، 2000

(6) پنچایت کی میعاد کتنے سال کی ہوتی ہے؟

(الف) پانچ سال (ب) تین سال (ج) ایک سال (د) دو سال

(7) پنچایتی راج کا سہ سطحی ڈھانچہ کس کمیٹی نے دیا؟

(الف) سیوک کمیٹی (ب) بلونت رائے مہتا کمیٹی (ج) میٹ کاف کمیٹی (د) انگریز کمیٹی

(8) لارڈ رِپَن نے مقامی خود اختیاری کے اداروں کے اصول وضوابط کس سال میں متعین کیے؟

(الف) 1882 (ب) 1801 (ج) 1909 (د) 1947

سرگرمی

- کسی ایک گرام پنچایت گھر کی ملاقات لیجیے۔
- کلاس میں پنچایتی راج کے سہ سطحی ڈھانچہ کے مطابق طلبہ کو ترتیب دیجیے۔
- تعلقہ اور ضلع پنچایت کی ملاقات لیجیے۔
- پنچایتوں کے انتخابی طریقۂ عمل کو سمجھنے کے لیے اِسکول میں ماک پول کا اہتمام کیجیے۔
- گاؤں میں پنچایتوں کی کارگزاری کی قدر شناسی کر کے رپورٹ تیار کیجیے۔

●